﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 27/نومبر 2009ء — 09/ذی الحجہ 1430 ہجری قمری ❁ 27/نبوت 1388 ہجری شمسی | شمارہ 48

سب سے پیارا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سُبْحَانَ اللّٰہ (اللہ پاک ہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور اَللّٰہُ اَکْبَر (اللہ سب سے بڑا ہے) کا ذکر کرنا دنیا کی ہر چیز سے جس پر سورج چڑھتا ہے زیادہ پیارا ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء حدیث نمبر:4861)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہیں اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہیں کہ ہم ہی خدا ہیں اور ایک اور بڑی غلطی ہے جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہیں۔

وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی سچے موحّد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہوگئی۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ جس قدر گدّیاں ہیں ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔

”فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عطاری کی دوکان کیا کرتے تھے۔ ایک دن صبح ہی صبح جب آ کر انہوں نے دوکان کھولی تو ایک فقیر نے آ کر سوال کیا۔ فریدالدین نے اس سائل سے کہا کہ ابھی بوہنی نہیں کی۔ فقیر نے ان کو کہا کہ اگر تُو ایسا ہی دنیا کے دھندوں میں مشغول ہے تو تیری جان کیسے نکلے گی۔ فریدالدین نے اس کو جواب دیا کہ جیسے تیری نکلے گی۔ فقیر یہ سن کر وہیں لیٹ گیا اور کہا لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہِ۔ اور اس کے ساتھ ہی جان نکل گئی۔ فریدالدین نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو بہت متأثر ہوا۔ اسی وقت ساری دکان لُٹا دی اور ساری عمر یادِ الٰہی میں گزار دی۔ یہ تیاری ہوتی ہے۔ تیاری میں رنج نہیں ہوتا۔ کشمکش ہو تو پھر رنج اور افسوس ہوتا ہے۔

صوفیوں کی جو کتابیں ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موت کا خیال دامنگیر رہا ہے۔ لیکن مولویوں کے نام سے جو لوگ گزرے ہیں وہ عموماً محجوب رہے ہیں۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے۔ وہ تو اس حجاب سے بچے ہیں ورنہ اول تصوّف سے عموماً الگ رہے ہیں اور ایسے پاکباز لوگوں پر کفر ہی کے فتوے دیتے رہے جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے۔ صوفی تو ایسے ہیں جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو تیار رہتا ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ ان سے خوشبو آتی ہے کہ وہ صاحبِ حال ہیں، صاحبِ قال نہیں۔ اگر فراست صحیحہ ہو تو انسان ان باتوں کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے۔ مَیں نے اس کو کئی مرتبہ پڑھا ہے۔ بدعات سے پاک ہے۔ بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی بھی ہیں کہ ان میں بدعات بھی داخل ہوگئی ہیں، لیکن یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے۔

فقیروں میں بھی ایک آفت پڑی ہے یعنی بعض فقیر تو ہوئے مگر وحدت وجودی ہوگئے اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔ ہمارے ملک میں دوآبہ (بست جالندھر) میں اکثر وجودی ہیں اور جو وجودی کہلاتے ہیں ان کا مذہب عموماً اباحتی دیکھا گیا ہے۔ اور حقیقت میں اس مذہب کا خاصّہ اور اثر ہونا بھی یہی چاہئے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے متصف نہیں مانتا جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں اور اپنے اور خدا تعالیٰ میں کوئی فرق نہیں کرتا بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے وہ اگر اباحتی نہ ہو تو اَور کیا ہو۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور بہشت پر ایمان بھی لاتے ہیں اور ایمان لا کر بھی سمجھتے ہیں کہ ہم ہی خدا ہیں۔ اور ایک اور بڑی غلطی ہے جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ ہے کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے۔ یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر شہودی اس کے سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں۔ جنہوں نے استیلاءِ محبت اور تجلیاتِ صفاتِ الٰہی سے ایسا معلوم کیا کہ خدا ہے۔ انہوں نے اس کی ہستی اور وجود کے سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کر لی۔ اور 'من تُو شدم تُو من شدی' کے مصداق ہوئے۔ حقیقت میں محبت کے ثمرات میں سے نفیٔ وجود ضروری ہے۔ اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن شریف سے یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جو فنا فی اللہ کہلاتا ہے۔ لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ گویا انہوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ تب ہی تو یہ خود بھی خدا بنتے ہیں، حالانکہ یہ صریح غلط اور بے ہودہ امر ہے۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ (انعام:104)۔ وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موحّد ہیں۔ باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عوام میں یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی ہوگئی کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے اور نماز روزہ اور دوسرے اوامر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے۔ میرے نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں اُنیس (19) اور بیس (20) کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابلِ نفرت اور قابلِ کراہت ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جس قدر گدّیاں ہیں ان میں سے شاید ایک بھی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب نہ رکھتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادریہ کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہوگئے ہیں۔ حالانکہ سید عبدالقادر جیلانیؒ وجودی نہ تھے۔ ان کا طرزِ عمل اور ان کی تصنیفات اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی عملی تصدیق دکھاتی ہیں۔

علماء صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صرف پڑھنے کے لئے ہے لیکن اس کے اثرات اور نتائج کچھ نہیں۔ مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں کہ ان منعم علیہ لوگوں کے نمونے اس اُمّت میں ہوتے ہیں۔ غرض یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ گو ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالیٰ سے کامل محبت کرتے ہیں اور اسی دنیا میں رہ کر انقطاع اور سفرِ آخرت کی تیاری کرتے ہیں۔ یہ امور ایسے ہی لوگوں کے حصہ میں آئے ہیں جیسے سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔ مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے اور اسی وجہ سے فسق و فجور میں ترقی ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 395 تا 397۔ جدید ایڈیشن)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق چند دلائل

(حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (مرحوم) کے تبلیغی واقعات کے حوالہ سے)

(قسط نمبر3)

ختم نبوت کی دو حصوں میں تقسیم

جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولوی محمد اسمٰعیل کاندھلوی صاحب سے مسئلہ ختم نبوت پر دلچسپ گفتگو

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل تحریر کرتے ہیں کہ:

✿......ایک دفعہ مجھے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کا موقع میسر آیا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ مولانا آپ نے اپنی کتاب مِسْکُ الْخِتَام فِی خَتْمِ النبوّۃ میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کئے ہیں۔ حالانکہ آخری نبی آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں کیونکہ آپ ان کے دوبارہ آنے کے قائل ہیں اور انہیں نبی مانتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کو آخری نبی پیدا ہونے کے لحاظ سے مانتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونے کے لحاظ سے آخری نبی نہیں ہیں اس لئے وہ رسول کریم ﷺ کے بعد آسکتے ہیں۔ اس پر مَیں نے کہا مولانا! یہ عقیدہ تو بڑا خطرناک ہے۔ اس پر مولانا نے فرمایا: اس میں کیا خطرہ ہے؟ مَیں نے کہا: جناب خطرہ یہ ہے کہ اس عقیدہ سے ختم نبوت دو نبیوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ آدھے آخری نبی آنحضرت ﷺ قرار پاتے ہیں اور آدھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ پیدا ہونے کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ آخری نبی ہوئے اور لمبی عمر پانے اور نور نبوت سے سب سے آخر میں مستفیض کرنے کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ آخری نبی قرار پائے۔ پس آنحضرت ﷺ پورے آخری نبی تو نہ ہوئے اور خاتم النبیین بمعنے آخری نبی کے وصف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریک ہو گئے۔ اس پر مولوی صاحب مہر بلب ہو گئے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

لاہوری فریق اور ختم نبوت

✿......آجکل احمدیوں کا لاہوری فریق یہ کہتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی ظاہر نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ ان کے مرشد جنہیں یہ مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں صاف فرما چکے ہیں:۔

"مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمّتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔ اور ان دونوں ناموں کے سننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم تو عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو مگر ہمارا نبی ﷺ اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی اُمّت کا ایک فرد نبی ہوسکتا ہے اور عیسیٰ کہلاسکتا ہے حالانکہ وہ اُمّتی ہے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 355)

نیز لکھتے ہیں:۔

"بجز اس (خاتم النبیین) کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔" (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد22 صفحہ 30)

لاہوری فریق کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب قادیان کے زمانہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مدعی نبوت ہی قرار دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی کرم دین صاحب جہلمی کے استغاثہ والے مقدمہ میں عدالت میں بطور گواہ پیش ہو کر مولوی صاحب نے یہ حلفیہ بیان دیا کہ:

"مکذّب مدعی نبوت کذّاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔"

(مثل استغاثہ مولوی کرم دین جہلمی)

✿......ایک دفعہ راولپنڈی میں لاہوری فریق کے مناظر میر مدثر شاہ صاحب گیلانی نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی اور خاتم النبیین کے معنی آخری نبی قرار دیئے۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا۔ خاکسار نے اٹھ کر کہا: جناب میر صاحب نے تصویر کا صرف ایک رخ پیش کیا ہے۔ اب اس کا دوسرا رخ مَیں پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ میں فرمایا ہے:۔

"اِنِّیْ عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَةِ کَمَا کَانَ سَیِّدِیْ الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّۃ"۔ (خطبہ الہامیہ ۔روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 69-70) کہ مَیں اس طرح مقام ختم ولایت پر ہوں جس طرح میرے سردار مصطفیٰ ﷺ ختم نبوت کے مقام پر ہیں۔

یہ عبارت پڑھ کر مَیں نے سوال کیا کہ جس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح حضرت مرزا صاحب اپنے آپ کو خاتم الاولیاء قرار دیتے ہیں۔ اب میر صاحب بتائیں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد کوئی ولی پیدا ہوسکتا ہے یا نہیں؟ آپ کے فیض سے اگر ولی پیدا ہوسکتا ہے تو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے آپ کے تابع نبی بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ میر صاحب نے جواب میں کہا اگر مَیں یہ کہہ دوں کہ حضرت مرزا صاحب کے بعد کوئی ولی پیدا نہیں ہوسکتا تو پھر تم کیا کہو گے؟ اس پر مَیں نے کہا کہ آقا نے نبوت کی رحمت بند کر دی تو اس کے خادم مسیح موعود نے ولایت کی نعمت بند کر دی اور اب دنیا میں تاریکی ہی تاریکی ہو گی۔ (نعوذ باللہ)۔ اور میر صاحب مَیں یہ کہوں گا کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ:۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبیؐ دیا جو خاتم المؤمنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 227۔جدید ایڈیشن)

پس اگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو خاتم العارفین کے یہ معنی ہونگے کہ اب آپ کے بعد کوئی شخص عرفان الٰہی حاصل نہیں کر سکتا اور خاتم المومنین کے معنی ہوں گے کہ اب آپ کے بعد کوئی مومن بھی نہیں ہوسکتا۔ کیا یہ معنی درست ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر خاتم المومنین کے فیض سے مومن پیدا ہو سکتے ہیں اور خاتم العارفین کے فیض سے معرفت الٰہی رکھنے والے لوگ پیدا ہو سکتے ہیں تو اسی طرح خاتم النبیین کے فیض سے آپ کا اُمّتی مقام نبوت بھی پا سکتا ہے۔

اس پر میر صاحب بالکل لاجواب ہو گئے اور غیر مبائعین نے شور ڈال دیا کہ تحریری بحث ہونی چاہئے۔ اس پر تحریری مباحثہ کی طرح پڑ گئی جو بعد میں راولپنڈی میں کئی دن تک ہوتا رہا اور مباحثہ راولپنڈی کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

(فارسی نعتیہ کلام۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ آف ہوتی مردان، صوبہ سرحد)

فخر الرسل، خیر الوریٰ، حضرت محمد مصطفیٰ، بدر الدجیٰ، شمس الضحیٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

عکس جمیع انبیاء، آئینہ کُل اصفیاء، سرچشمۂ بحر الھُدیٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

آں خاتَمِ پیغمبراں، آں والدِ روحانیاں، آں رونقِ اُمّ القریٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

آں رحمۃ للعالمیں، آں شارعِ شرعِ متیں، آں بہتر از ہر ماسویٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

تصویرِ اوصافِ حمید، تفسیرِ قرآن مجید، بہرِ امانت مجتبیٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

آں مَسقَطِ رُوح الامیں، آں مہبطِ وحیِ مُبیں بما ضَلَّ صاحب مَا غویٰ
حضرت محمدؐ مصطفیٰ

گلدستۂ ہر نوعِ گُل، مجموعۂ جُملہ رسُلؑ
آں مظہر ربِّ العُلیٰ، حضرت محمدؐ مصطفیٰ

(مرسلہ طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دُور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(کلام محمود)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر69

الٰہی جماعتوں کا ایک روشن نشان یہ ہوتا ہے کہ سعید روحیں ان میں شامل ہوتی چلی جاتی ہیں اور دن بدن ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، جبکہ ان کے مخالفین کی زمین رفتہ رفتہ کناروں سے کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ امر اس قدر معلوم ومشہود ہوتا ہے کہ الٰہی جماعت کی صداقت پر ایک زبردست دلیل بن جاتا ہے۔مخالفین سرتوڑ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح لوگوں کو قبول حق سے روک دیں یا جو قبول کر چکے ہیں ان کو برگشتہ کر دیں لیکن وہ اپنی اس کوشش میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔لیکن اگر کبھی کوئی شخص اپنی بدقسمتی سے برگشتہ ہوکران کے پاس پہنچ جائے تو اس پر اس قدر یہ شور مچاتے ہیں کہ جیسے دنیا فتح کر لی ہو۔درحقیقت ان کا شور اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ان کو ایسا دیکھنا کبھی نصیب نہیں ہوا۔لیکن اس کے بالمقابل ان کے آس پاس سے، ان کے عزیز واقارب سے اور ان کے قرب وجوار سے لوگوں کا بکثرت الٰہی جماعت میں داخل ہوتے چلے جانا ان معاندین کی حسرتوں اور ناکامیوں میں اضافہ کا باعث بن رہا ہوتا ہے اور ان کی ایک نہیں چلتی۔

ایک عرب حسن عودہ کا
جماعت سے ارتداد

80ء کی دہائی کے نصف آخر میں ایک عرب حسن عودہ کے ارتداد پر مولویوں نے بڑا شور مچایا۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ واقعہ اس لحاظ سے قابل افسوس ضرور تھا کہ ایک شخص نے راہ نجات کو پہچان کر چھوڑ دیا اور ایسی راہ اختیار کی جس کا نتیجہ لازمًا بُرا ہے۔لیکن اس شعور کا کہیں دُور دُور تک بھی نام ونشان نہ تھا کہ اس کے جانے سے جماعت کو کوئی نقصان ہوا ہے۔کیونکہ جو بات اس کی وجہِ ارتداد بنی وہ یہی تھی کہ اس کے سپرد کئے گئے کام واپس لے لئے گئے اور اسے اپنے ملک واپس جانے کا کہا گیا تھا۔لہذا جب جماعت کو اس پر اعتماد نہ رہا، اس کے کام پر اعتماد نہ رہا، حتی کہ اس کے یہاں رہنے میں جماعت کو کسی قسم کی خیر کی توقع نہ رہی تو پھر اس کے مولویوں کے ساتھ جا ملنے اور اعلانِ ارتداد سے جماعت کا کیا نقصان ہو سکتا تھا۔اس کے ارتداد پر جب مولویوں نے بغلیں بجانی شروع کیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 8؍دسمبر 1989ء کو خطبہ جمعہ میں اس کے بارہ میں تفصیلی حقائق جماعت کے سامنے رکھے۔ اس خطبہ کے بعض حصے قارئین کرام کے لئے پیش کئے جاتے ہے۔ذیلی عناوین اصل خطبہ کا حصہ نہیں ہیں۔

لندن آمد کا پس منظر

"کبابیر سے 1985ء میں اس وقت کے مبلغ شریف احمد صاحب امینی نے سب سے پہلے ان کا نام اس سفارش کے ساتھ بھجوایا کہ ان سے انگلستان بلوا کے سلسلہ کا کوئی کام لیا جائے اور وجہ یہ بیان کی کہ یہاں یہ ہمارے قابو کے نہیں۔ بداخلاقی کرتے ہیں اور اعتراض کی بہت عادت ہے۔لیکن چونکہ ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو مخلص ہے اور یہ عربی دان بھی ہیں اور اُردو کا بھی کچھ ملکہ رکھتے ہیں۔اس لئے یہ سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت میں اور عربی خط وکتابت میں کام آسکتے ہیں۔اور انہوں نے یہ حسن ظنی ظاہر کی کہ گویا یہاں آکر یہ سنبھل جائیں گے اور اپنی بدعادات سے باز آجائیں گے۔"

پہلا دھوکہ اور فراغت کا حکم

"جنوری 1986ء میں ان کو عربک ڈیسک کا انچارج مقرر کیا گیا جو باقاعدہ تبشیر کے تابع مختلف ڈیسکوں میں سے ایک ڈیسک ہے۔چند ماہ کے اندر ہی ان کے مزاج کی کجی کئی رنگ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی۔سب سے پہلے انہوں نے ایک شخص کے متعلق سفارش کی کہ یہ غزہ کے ایک مخلص احمدی ہیں اور بہت ہی قابل اور رسالوں کے مدیر رہے ہیں۔زبان پر بڑا عبور ہے۔ صاحب علم وفضل انسان ہیں۔ان کی خواہش ہے کہ یہ اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں پیش کریں اور مَیں پرزور سفارش کرتا ہوں کہ ان کو یہاں بلوالیا جائے اور اگر کوئی عربی رسالہ شائع کرنا مقصود ہو تو یہ اس کے لئے بہترین مدیر ثابت ہوں گے۔چونکہ مجھ پہ یہ تاثر دیا گیا کہ یہ کبابیر فلسطین سے خبریں منگوا رہے ہیں اور جو بھی باتیں کر رہے ہیں وہ وہاں کی جماعت کے علم میں بھی ہیں، مَیں نے ان کی بات کو قبول کر لیا۔ کیونکہ اس سے پہلے ان کے جھوٹ کا اور کجی کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔جب وہ یہاں تشریف لے آئے، غزہ کے یہ دوست، تو تھوڑی دیر کے بعد ہی فلسطین کی جماعت کی طرف سے ایک بہت زور کا احتجاج موصول ہوا۔اور انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو جماعت احمدیہ کی خدمت سپرد کی ہے یا کوئی خدمت سپرد کی گئی، جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں، ان کے بیان کے مطابق، جنہوں نے حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے زمانہ میں احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا۔ لیکن احمدی ہوتے ہی انہوں نے جماعت کبابیر سے مالی مطالبات شروع کر دیئے۔ جب وہ مطالبات ردّ کر دیئے گئے تو انہوں نے باقاعدہ علیحدگی کا اعلان کیا اور عدالت میں حاضر ہوکر یہ بیان دیا کہ میرا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور خود حسن عودہ کے والد صاحب بھی وہاں گئے اور تحقیق کے بعد ساری جماعت کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس شخص کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ باوجود علم کے "عودہ" نے یہ ایک جھوٹا تصور پیش کیا کہ ایک نہایت ہی مخلص احمدی جو خدمت کے لئے آمادہ اور تیار اور خواہشمند ہے اس کو یہاں بلوا لینا چاہئے۔ بہرحال اسی وقت ان کو فارغ کر کے واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ واقعہ جون 1986ء کا ہے یعنی آنے کے چند ماہ بعد چھ مہینے کے اندر اندر۔اور جب مَیں نے عودہ صاحب کو بلا کر یہ سرزنش کی کہ آپ نے اتنا واضح جھوٹ بولا، ایسا دھوکے سے کام لیا، آپ کیسی سلسلہ کی خدمت کریں گے؟ تو اس پر پہلے تو صاف انکار کر دیا کہ میرے تو علم میں ہی نہیں تھا۔ یہ مجھ پر جھوٹا الزام ہے کہ مجھے علم تھا کہ یہ شخص مرتد ہو چکا ہے۔ جب جماعت کبابیر کے پیش کردہ حقائق سامنے پیش کئے گئے تو 11؍دسمبر 1986ء اور پھر 12؍ دسمبر 1986 کو تحریری طور پر اپنی غلطی کا اقرار کیا اور یہ بھی لکھا کہ میرے والد صاحب کو بھی اس کے ارتداد کا علم تھا اس لئے مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔اور معاف کر دیا جائے......فوری طور پر ان کی فراغت کا فیصلہ کر کے ان کو واپس بھجوانے کا حکم دیا گیا۔ اس پر انہوں نے نہایت عاجزانہ معافی مانگی اور ایک نہایت مخلص عرب دوست کو اپنا سفارشی بنایا اور انہوں نے ایک بہت ہی پر زور سفارش کا خط لکھا اور کہا کہ یہ **عدم تربیت یافتہ ہے غلطی ہوگئی معاف کر دیں، آئندہ سے کبھی اس قسم کی بیہودہ حرکت نہیں کرے گا۔** چنانچہ مَیں نے ان کے اصرار پر اور کچھ اس لئے کہ ان کے والدین کی میرے دل میں بہت عزت تھی اور ہے، وہ دیر سے سلسلہ سے بڑے اخلاص سے وابستہ ہیں، مَیں نے اس لئے اس کو **معاف کر دیا اور دوبارہ جماعت کی خدمت پر مامور کر دیا۔**"

جماعت احمدیہ شام کی شکایت

"ان کے سپرد کام یہ تھا کہ عربوں سے خط وکتابت کریں اور بعض مضامین کے تراجم کریں۔ عربوں کی ہماری تین بڑی جماعتیں ہیں، ایک شام میں ایک فلسطین میں اور ایک مصر میں۔اس کے علاوہ خدا کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی عرب موجود ہیں۔لیکن کثرت سے نہیں۔ یہاں بھی بہت زیادہ بڑی تعداد میں جماعتیں تو نہیں لیکن فلسطین میں مثلاً بہت بڑی ایک جماعت ہے۔سارے کا سارا گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہے۔تو یہ تین بڑی جماعتیں ہیں جن سے خصوصیت کے ساتھ خط وکتابت کا کام ان کے سپرد تھا۔لیکن سب سے پہلے شام سے ہمیں اطلاع ملی کہ یہ صاحب ہم سے خط وکتابت کے اہل نہیں اور کئی ایسی باتیں لکھتے ہیں جو قابل اعتراض ہیں۔اس لئے مہربانی فرما کر ان کو حکم دیا جائے کہ آئندہ آپ کے درمیان ہمارے ساتھ واسطہ نہ بنیں۔ چنانچہ ان کو 86ء میں بھی 25(رمئی 1986ء) کو تحریری حکم کے ذریعہ روک دیا گیا۔"

جماعت احمدیہ فلسطین کی شکایت

"فلسطین کی جماعت کی طرف سے بھی ایسے ہی احتجاجی خطوط موصول ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ ان سے اور کام لے لیں لیکن اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ان کو تحریر کا رابطہ نہ بنائیں کیونکہ آپ کے نام کا پیڈ استعمال کرتے ہیں اور غلط باتیں لکھتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے تحقیق کروائی تو دفتر سے بغیر اجازت کے میرا لیٹر پیڈ اٹھا کے لے گئے تھے اور اس پر انہوں نے خط وکتابت شروع کی ہوئی تھی۔وہاں سے اس کی فوٹو کاپیز ہمیں ملیں۔ چنانچہ ان کو تحریرًا (13؍جون 1986ء) کو حکم دیا گیا کہ آئندہ آپ نے فلسطین سے بھی کوئی خط وکتابت نہیں کرنی۔ ہاں اس حکم کے باوجود انہوں نے کہیں کہیں بعض لوگوں کے ساتھ جماعت کی نمائندگی میں خط وکتابت جاری رکھی۔ جماعت چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بیدار مغز ہے اور کسی بات کو وہ چھپا نہیں رہنے دیتی۔ اس لئے ہمیں اطلاعیں ملیں کہ یہ ابھی بھی بعض لوگوں سے خط وکتابت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو جماعت کا نمائندہ ظاہر کر کے خط وکتابت کرتے ہیں۔ چنانچہ وکیل التبشیر نے پھر (20؍اکتوبر 1986ء) کو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا اور ان کو حکم دیا کہ آئندہ آپ نے ہرگز فلسطین کے احمدیوں سے جماعت کی نمائندگی میں کوئی خط وکتابت نہیں کرنی۔"

جماعت احمدیہ مصر کا احتجاج

"1987ء کے آغاز میں مصر سے بھی احتجاجی خط موصول ہوئے کہ یہ صاحب جو ہم سے خط وکتابت کر رہے ہیں مہربانی فرما کر ان کو روک لیں۔ آپ اور ذریعہ اختیار کر لیں لیکن ان صاحب کو بیچ میں نہ ڈالیں۔ تو تین بڑی عرب جماعتیں ہیں اور تینوں نے احتجاج کر کے ان کو جماعت کی نمائندگی سے رکوا دیا۔"

مالی اور انتظامی بے قاعدگیاں اور تنبیہات

"پھر 1986ء میں ہی ان کی بعض اور بدعادات ظاہر ہوئیں جن میں سے کچھ تو مالی معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اور تبشیر کو (19؍اپریل 1986ء) اور (21؍ اکتوبر 1986ء) کو تحریرًا ان کو نوٹس دینے پڑے اور مجھے بھی ان کو سمجھانا پڑا کہ آپ نے اس طرح بغیر اجازت کے کوئی خرچ کیا تو مَیں منظور نہیں کروں گا۔ اب تک مَیں برداشت کرتا چلا آرہا ہوں لیکن آئندہ سے یہ نخرے برداشت نہیں ہوں گے۔ اس لئے پہلے تحریری اجازت لیں اپنے افسران سے، پھر خرچ کریں۔ پھر اپنے مستقر سے یعنی جس جگہ پر مقرر تھے وہاں سے بغیر اجازت کے غائب ہونا شروع ہو گئے۔ چنانچہ (30؍دسمبر 1986ء) تحریرًا انہیں اس بات کی بھی تنبیہ کرنی پڑی۔ یہ پہلے چھ مہینے کے شگوفے ہیں جو انہوں نے یہاں چھوڑے۔ اور جن کے اوپر جماعت نوٹس تو لیتی رہی لیکن ان سے مغفرت کا سلوک رہا۔ جس کی وجہ مَیں نے بیان کی ہے۔ مَیں چاہتا تھا کہ اس نوجوان کی اصلاح ہو جائے اور جس حد تک محفوظ طور پر اس سے کام لیا جا سکتا ہے اس سے کام لیا جائے۔ 86ء میں ہی ان کو ایک نہیں بلکہ بار بار یہ تنبیہات بھی کرنی پڑیں کہ آپ اپنے افسران کی نہ صرف حکم عدولی کرتے ہیں بلکہ واضح بدتمیزی سے کام لیتے ہیں اور یہ بات ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے آپ کو اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

عدم تعاون اور افسران سے نافرمانی کے روّیہ کے متعلق وکیل التبشیر نے پھر ان کو (27؍مئی 1987ء) کو سختی سے نوٹس دیا کہ آپ اس سے باز نہیں آرہے۔ اپنے روّیہ کو ٹھیک کریں ورنہ ہمیں آپ کو فارغ کرنا پڑے گا۔ (18؍جولائی 1987ء) کو پھر مجھے تنبیہ کرنی

پڑی۔ پھر (31/مئی 1988ء) کو ان کی بار بار کی کجیوں کی وجہ سے بالآخر جب مَیں نے سمجھایا اور بہت اچھی طرح قرآن وحدیث اور سنت کے حوالے دے کر سمجھایا کہ آپ اپنی اصلاح کر لیں مَیں بار بار آپ سے عفو کا سلوک محض اس لئے کر رہا ہوں کہ آپ کی اصلاح ہو جائے لیکن آپ باز نہیں آ رہے۔ اس پر بھی ان کا معافی کا خط ملا جو ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔''

مجلّہ ''التّقویٰ'' کی ادارت سے فراغت

''رسالہ التّقویٰ کا ان کو مدیر بنایا گیا لیکن رسالہ التّقویٰ میں بھی انہوں نے بعض ایسی حرکتیں کیں اور بار بار کی نافرمانیاں شروع کیں جس کے نتیجے میں 7/مارچ 1989ء کو ان کو رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیا گیا۔ یہ ہیں ''معتمد صاحب'' جن کے سپرد جو کام کئے بالآخر واپس لینے پڑے۔ یہاں تک کہ رسالہ کی ادارت سے بھی فارغ کر دیئے گئے۔''

ان کے سپرد آخری کام پر بھی عرب احمدیوں کا احتجاج

''ایک کام خطبات کے ترجمہ کا تھا۔ وہ یہ صرف کرتے تھے۔ لیکن سیریا سے خطبات کے ترجموں کے متعلق بھی احتجاج موصول ہوا اور ایک صاحب ہیں جو انگریزی دان بھی ہیں اور بہت اچھے عربی ادیب ہیں، انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ خطبہ! یہاں مَیں نے اس کی اشاعت روک دی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ مجھے انگریزی کا ترجمہ بھی پہنچا ہے، عربی ترجمہ بھی پہنچا ہے۔ مجھے یہ احساس ہے کہ انہوں نے اصل مضمون سے واضح طور پر انحراف کیا ہے۔ اور غلط تأثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ان کے ترجمہ کے اوپر بھی پھر مَیں نے دوبارہ ہدایت کی کہ اب کڑی نظر رکھی جائے۔ جب تک پورا ترجمہ ہمارے بعض احمدی علماء جو خدا کے فضل سے عربی کا بہت ملکہ رکھتے ہیں اور یہاں موجود ہیں، وہ نظر نہ ڈال لیں اس وقت تک ان کے ترجمہ کو بھی اب استعمال نہ کیا جائے۔ یہ 7/مارچ 1989ء کا واقعہ ہے۔''

اظہارِ بغض اور کمیشن کی کارروائی

''یہ آخری کام جب ان سے واپس لے لیا گیا تو پھر انہوں نے بغض اور پر پُرزے نکالنے شروع کئے جن پر ہم براہ راست اس طرح تو نظر نہیں رکھ سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات بھجوانے کا انتظام فرما دیا کہ اس کے بعد انہوں نے اپنے بغض کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ یہ پروپیگنڈہ شروع کیا بعض نو احمدیوں میں کہ یہ جماعت جو ہے یہ پاکستانیت کو دوسروں پر مسلط کر رہی ہے۔ اس واسطے racialism کا بہانہ بنا کر جن لوگوں سے انہوں نے دیکھا کہ کچھ توقع ہے کہ وہ ہاں میں ہاں ملائیں گے ان سے پھر یہ بات کرنا شروع کی اسی تین مہینے کے عرصہ میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے متعلق مجھے شک ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں، اور اس رنگ میں ان کو انہوں نے بدکانا شروع کیا۔ اور جب اس کی اطلاع جون میں یعنی تین مہینے کے اندر اندر ایک ایسے شخص کے ذریعہ پہنچی جو پوری طرح گواہ بن گیا جس نے تحریری طور پر یہ اطلاع دی کہ مجھ سے اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں تو اس پر ان پر کمیشن مقرر کیا گیا جس کے صدر ایک نہایت مخلص عرب مصری احمدی تھے، بشیر احمد صاحب رفیق اس بورڈ کے ایک ممبر تھے اور عبدالحمید عبدالرحمٰن، ماریشس والے بھی اس کے ایک ممبر تھے۔ انہوں نے متفقہ طور پر یہ رپورٹ پیش کی کہ: یہ شخص کھایا گیا ہے، منافق ہے، جھوٹ بولتا ہے اور ہرگز اس لائق نہیں کہ ایک منٹ بھی اس کو جماعت کے کسی کام پر رکھا جائے۔ اس لئے ہم متفقہ سفارش کرتے ہیں کہ جب اس کے جرائم ثابت ہیں اور بار بار کی مغفرت اور عفو کے سلوک نے ایک ذرہ بھی اصلاح پیدا نہیں کی۔ اس لئے اس کو فوری طور پر فارغ کر دینا چاہئے۔

6/جولائی کو مَیں نے کمیشن مقرر کیا ہے اسی روز (6/جولائی) کو انہوں نے تحریری طور پر مجھے لکھا کہ مَیں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا نہ علمائے سلسلہ سے بات کی...... تحریر تو لمبی ہے یہ ایک فقرہ یاد رکھنے کے لائق ہے تاکہ مَیں اس پر بعد میں تبصرہ کر سکوں۔ اخبارات میں انہوں نے یہ بیان دیا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مجھے بڑی مدت سے شکوک پیدا ہو رہے تھے۔ جب مَیں 'میرا نام لے کر' کہ اس کے سامنے ان کو پیش کرتا تھا تو وہ تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے تھے۔ بالآخر مَیں نے آمنے سامنے کر کے چیلنج کیا کہ یہ جماعت جھوٹی ہے اور اس کے باوجود وہ جب مجھے مطمئن نہ کر سکے تو مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ اب مَیں جماعت کو چھوڑ دیتا ہوں اور یہ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط (7/جولائی 1989ء) کا ہے کہ مَیں بہت شرمندہ ہوں کہ اپنے شکوک کا اظہار نہ کبھی آپ سے کیا نہ علمائے سلسلہ سے بات کی۔''

''جو کچرا جماعت باہر پھینکتی ہے اسے یہ سینے سے لگا لیتے ہیں''

''اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنا بڑا معرکہ مارا گیا ہے جو ایسے شخص کو جو اپنی تحریر سے واضح طور پر قطعی جھوٹا ثابت ہے اور بددیانت ثابت ہے اور منافق ثابت ہے اس کو انہوں نے جیت لیا ہے...... حیرت انگیز بات ہے، جماعت جو کچرا باہر پھینکتی ہے اس کو یہ سینے سے لگا لیتے ہیں اور پھر اعلان کرتے ہیں کہ ہماری فتح ہوئی ہمارا غلبہ ہوا............

یہ سزا پانے کے بعد جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں، ہمارے ردّ کرنے کے بعد گئے ہیں، اس لئے اس ارتداد کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہوا کرتی۔ جس کو آپ نکال کر باہر پھینک دیں اس کا ارتداد کیا اور عدم ارتداد کیا۔ جس کو ہم نے قبول ہی نہیں کیا، جس کی بیعت فسخ کر دی، اس کا بعد میں کہنا کہ مَیں مرتد ہوں یہ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/دسمبر 1989ء، ہفت روزہ بدر قادیان 18/ جنوری 1990ء)

اس حقیقت کے پیش نظر قارئین کرام بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عودہ صاحب کے اس قول میں کس قدر سچائی ہے کہ انہوں نے بڑی تحقیق کے بعد احمدیت ترک کی ہے۔ انکے والدین ان کے ارتداد کے باوجود بڑے اخلاص کے ساتھ احمدیت کے ساتھ چمٹے رہے۔ والدہ کی وفات کے بعد ان کے والد صاحب آج تک بفضلہٖ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔

قبول اسلام کی دعوت!

عودہ صاحب نے ارتداد کے بعد مختلف عرب احمدیوں کو خطوط لکھے جن میں ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام ترک کر کے نہ جانے کون سا اسلام قبول کرنے کی طرف بلایا۔

مخالفین جماعت کا یہ ایک پرانا طریق ہے جس کا مقصد سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ تصور قائم کرنا ہے کہ احمدی (نعوذ باللہ) غیر مسلم ہیں اس لئے ان کو اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ لیکن احمدی ہمیشہ ان کی اس حرکت پر حیران ہو جاتے ہیں کہ ہم تو کلمہ گو ہیں، تمام ارکان اسلام پر ایمان رکھتے ہیں، شریعت کی جزئیات پر ایمان اور عمل کے قائل ہیں، اور دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام کی مہمات میں شریک ہیں، پھر ہمیں یہ کس اسلام کی طرف بلاتے ہیں؟

ان میں سے ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر اور دیگر فرقوں کو باطل پر خیال کرتا ہے بلکہ ایک فرقہ کے دوسرے فرقہ کے خلاف کفر کے فتوے موجود ہیں۔ ایک فرقہ کا اسلام دوسرے کے نزدیک کفر ہے۔ پھر یہ کونسا اسلام ہے جس کی طرف یہ ہمیں بلا رہے ہیں؟

حقیقت تو یہ ہے کہ جس لباس کو زیب تن کرنے کی یہ ہمیں دعوت دے رہے ہیں اس کو تو ان کی آپس کی دست وگریبانی نے پہلے ہی چیتھڑوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس سے تو ان کی اپنی عریانیاں طشت از بام ہو رہی ہیں، دوسروں کی ستر پوشی کیا کریں گے؟

چونکہ ہمیشہ کی طرح آج کل بھی اسی قسم کے جماعت سے مُخرج یا مرتد لوگوں کو معاندین احمدیت کی طرف سے خوب اچھالا جا رہا ہے۔ اس لئے ارتداد کے حوالے سے بعض عمومی امور اور بعض اعتراضات کے جوابات اگلی قسط میں پیش کئے جائیں گے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ مالی (Mali) کے تحت

ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کا تذکرہ

(رپورٹ: ظفر احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ مالی)

ہیومینٹی فرسٹ مالی کے تحت مورخہ 8/اکتوبر 2009ء کو ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی تیاری کے لئے دعوت نامے تیار کر کے سرکاری افسران اور معزز شخصیات کو تقسیم کیے گئے۔ 8/اکتوبر 2009 کو ہیومینٹی فرسٹ مالی کی بلڈنگ کے سامنے یہ تقریب منعقد کی گئی۔۔

تقریب کے آغاز میں پہلے مکرم عمر معاذ کولیبالی چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ مالی نے ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف کروایا اس کے بعد خاکسار نے گزشتہ تین سال میں ہیومنٹی فرسٹ مالی کے پروجیکٹ کی رپورٹ پیش کی۔ تقریب میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں میں سے ڈائریکٹر اکیڈمی، ڈائریکٹر سروس سوشل، میئرز، چیف و امام نے ہیومینٹی فرسٹ مالی کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ مالی واقعی اپنے عمل سے انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ ایک معزز شخص نے کہا کہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اس IT سنٹر سے ٹریننگ حاصل کر کے بہت سے لوگوں کو روزگار میسر ہوا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے تین بچوں میں سے دو کو IT سنٹر سے ٹریننگ حاصل کرنے کی بدولت کام ملا ہے۔ اور ہیومینٹی فرسٹ مالی تعلیمی میدان اور صاف پانی مہیا کرنے میں بھی بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اس کے بعد مکرم ابراہیم کونارے صاحب ڈائریکٹر نے Feed the Family کی فہرست پڑھ کر سنائی اور باری باری معزز شخصیات نے ان فیملیز میں چاول تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم کوکے دامبیلے صاحب ڈائریکٹر سکالرشپ نے باماکو کے مختلف سکولز کے ڈائریکٹر اور بچوں کے نام پڑھ کر سنائے۔ اور باری باری معزز شخصیات نے ان کے ڈائریکٹر کو بچوں کی سالانہ فیس و یونیفارم کی رقم پیش کی گئی۔ اس کے بعد مکرم فوفانا ذومانا صاحب ٹیچر کمپیوٹر سنٹر نے کمپیوٹر سنٹر میں داخلہ لینے والوں کے نام پڑھ کر سنائے اور دو معزز شخصیات نے قرعہ اندازی سے دو سٹوڈنٹ کے نام نکالے اور ان کو کمپیوٹر کا تحفہ دیا گیا۔ اسی طرح سلائی سکول میں پانچ بہترین طلباء کو انعام دیا گیا اور بعض کو حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا۔

الحمدللہ اس تقریب میں نیشنل ڈائریکٹر پولیس نیشنل نائب ڈائریکٹر پولیس امیگریشن، ڈائریکٹر اکیڈمی 1 میئر 2 نائب میئر، ڈائریکٹر سروس سوشل کومن 1، 10 ڈائریکٹر سکولز، 3 چیفس، 2 امام اور نیشنل ٹی وی کے علاوہ 5 پرائیویٹ ریڈیو تقریب میں شامل ہوئے۔

دو دفعہ نیشنل ٹی وی پر اس خبر کو نشر کیا گیا اسی طرح پانچ ایف ایم ریڈیو پر اس تقریب کی خبر دی گئی اور ایک ریڈیو پر ڈیڑھ گھنٹہ کا سپیشل پروگرام دیا گیا جس میں چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ مالی کا انٹرویو اور معزز شخصیات کے اظہار خیال نشر کیے گئے۔

میڈیکل کیمپ کا انعقاد

ہیومینٹی فرسٹ مالی کے تحت مورخہ 17 اکتوبر 2009ء کو جیجینی شہر میں فری میڈیکل لگایا گیا۔ سب سے پہلے جیجینی کے ڈاکٹر، شہر کے میئر، پریفے اور چیف سے مل کر پروگرام بنایا۔ ادویات کی لسٹ تیار کی ادویات خریدیں اور کیمپ کیلئے دو ڈاکٹر اور ایک کمپوڈر کی ٹیم تیار کی۔

17 اکتوبر 2009ء کو صبح آٹھ بجے ہم جیجینی پہنچے۔ جیجینی کی ڈسپنسری میں ایک کمرہ میں مریضوں کے معائنہ کا انتظام کروایا اور دوسرے کمرے میں ادویات ترتیب سے لگائی گئیں۔ 9.30 بجے مریضوں کو دیکھنا شروع کیا گیا۔ کُل 150 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور تمام مریضوں کو فری ادویات دی گئیں ان میں بعض ملیریا اور ٹائیفائیڈ کے مریضوں کو ڈرپیں اور انجکشن بھی لگائے گئے۔ اس کیمپ میں زیادہ تر ملیریا، ٹائیفائیڈ، بلڈ پریشر، اور پیٹ درد کے مریض تھے۔

اس میڈیکل کیمپ میں میئر اور چیف بھی شامل ہوئے اور ہیومینٹی فرسٹ کا شکریہ ادا کیا باماکو کے ایک ایف ایم ریڈیو پر ڈیڑھ گھنٹہ کا پروگرام نشر کیا گیا جس میں میڈیکل کیمپ و ہیومنٹی فرسٹ مالی کے پراجیکٹس کا ذکر کیا اور معزز شخصیات و مریضوں کے انٹرویو نشر کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیں احسن رنگ میں انسانیت کی خدمت کرنے کی بہتر رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

جب ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آتا ہے تو اس کے لئے پہلی خوشخبری یہ ہے کہ اس خاتم الخلفاء کی بیعت اور اس کے بعد نظام خلافت کے جاری ہونے اور اس کی بیعت میں آنے کی وجہ سے اسے تمکنت ملی ہے اور یہی چیز پھر اسے خیر اُمّت بناتی ہے۔ اب اس کا حق ادا کرنے کے لئے نماز کے قیام کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مالی قربانی کرتے ہوئے اپنے مال کا تزکیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نیک باتوں کو حکم دینے کا حکم ہے اور برائیوں کے راستے میں سدّ راہ بن جانے کا حکم ہے۔

تحریک جدید کے 76ویں سال کے آغاز کا اعلان

دنیا بھر میں تحریک جدید کی مالی قربانی میں پاکستان اوّل، امریکہ دوم اور جرمنی سوم رہا۔

اس سال تحریک جدید میں جماعت نے 49 لاکھ 53 ہزار 800 پاؤنڈز کی مالی قربانی پیش کی۔ باوجود نامساعد عالمی معاشی حالات کے خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کے مقابلہ میں تحریک جدید میں امسال 8 لاکھ 50 ہزار پاؤنڈز کا اضافہ ہے۔

جماعت کا قدم ہر پہلو سے ترقی پذیر ہے۔ اللہ کرے کہ ہماری قربانیاں بھی بڑھیں۔
ہماری ترقی کی رفتار بھی بڑھے اور ہم فتح کے نظارے بھی دیکھنے والے ہوں۔

(تحریک جدید کے ثمرات و برکات کا تذکرہ اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کی نہایت مؤثر تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 6 نومبر 2009ء بمطابق 6 نبوت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۔ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔

(آل عمران۔ آیت نمبر 111)

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے آل عمران کی آیت ہے اس کے اس حصہ کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ کے بارہ میں کچھ بیان کروں گا۔ اس کا ترجمہ ہے کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس میں مسلمان ہونے کی اہمیت اور اس کے مقاصد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مسلمان ہونا ایک بہت بڑی بات ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ایک مسلمان آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کے بعد اس آخری شریعت پر ایمان لاتا ہے، جو کامل، مکمل اور جامع ہے۔ اور یہ وہ شریعت ہے جو قرآن کریم کی صورت میں خدا تعالیٰ نے اتار کر پھر یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کہ اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

پس یہ وہ شریعت ہے جو قرآن کریم کی صورت میں آج تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے اور آج تک ہم خدا تعالیٰ کے وعدہ کو بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اور یہ فخر آج مذاہب کی دنیا میں صرف اور صرف اسلام کو حاصل ہے اور تا قیامت یہ فخر اسلام کو ہی حاصل رہنا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کو ہمیشہ سوچنا چاہئے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے اس اعلان اور اسلام کے اس فخر کا ہونا ہی اس کے لئے کافی ہے؟ اسلام کا یہ اعلیٰ مقام ہونے اور آخری اور کامل شریعت ہونے میں ایک عام مسلمان کا کیا حصہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کو خیر اُمّت کہا ہے ایک مسلمان نے یا بحیثیت اُمّہ، اُمّت مُسلمہ نے اس کے خیرِ اُمّت ہونے میں کیا حصہ ڈالا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو آخری شرعی نبی بنا کر بھیجا ہے۔ قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب کی صورت میں نازل فرمایا اور آج تک اس کی حفاظت فرمائی اور اس کو اپنی اصلی حالت میں رکھا۔ اللہ تعالیٰ تو ایک مومن سے ایمان لانے کے بعد عمل صالح کرنے کی توقع رکھتا ہے اور اسے عمل صالح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک مسلمان پر کچھ ذمہ داریاں عائد فرماتا ہے۔ اس آیت کے اس حصّہ میں خدا تعالیٰ نے انہی ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی وجہ سے تم خیر اُمّت ہو۔ بغیر دلیل کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خیر اُمّت کے خطاب سے نہیں نوازا۔ بلکہ وجہ اور دلیل بیان کی ہے کہ ان وجوہات سے تم خیر امت ہو۔ یہ چیزیں تمہارے اندر ہوں گی تو تم خیر اُمّت کہلاؤ گے۔ ایک یہ کہ تم اُخْرِجَتْ لِلنَّاس ہو، تمہیں لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تمہیں کسی خاص قوم یا لوگوں کی بھلائی کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ انسانیت کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ تم تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْف کرنے والے ہو۔ تم اچھی اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہو۔ یہ پوری اُمّت کی ذمّہ داری ہے کہ نیکی کی اور اچھی باتوں کی طرف توجہ دلائیں، اس کا حکم دیں۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، خیر اُمّت اس لئے ہو کہ بُرائی سے روکتے ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہو۔

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اسلام کی پہلی چند صدیوں تک مسلمانوں نے خیر اُمّت ہونے کو دنیا پر ثابت کیا۔ حکومت کے معاملات چلاتے ہوئے بلاتخصیص مذہب اگر ایک طرف انصاف قائم کیا تو ساتھ ہی علم کی روشنی سے اس دنیا کو منور کیا۔ اگر اسلام کی خوبصورت تعلیم کی تبلیغ کر کے دنیا کو اس کے حلقے میں لائے تو ساتھ ہی علوم وفنون کے نئے نئے راستے بھی دکھائے، نئے نئے دروازے بھی کھولے۔ جہاں نیکیوں کو پھیلانے کی کوشش کی وہاں برائیوں اور ظلموں کے خاتمے کی بھی کوشش کی اور اس کے خلاف جہاد کیا۔ غرضیکہ انسانیت کی بہتری کے لئے جو کچھ وہ کر سکتے تھے کرتے رہے لیکن پھر ہوس پرستوں نے، ذاتی مفادات رکھنے والوں نے، باوجود اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے کہ اس تعلیم کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رکھے گا اس پر عمل نہ کر کے اور بھلائیوں اور نیکیوں کو خیر باد کہہ کر اور برائیوں پر عمل کر کے اپنے آپ کو بڑی تعداد سمیت خیر اُمّت کہلانے سے محروم کر لیا اور ایک شاعر کو یہ کہنا پڑا کہ ؏

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی (بانگ درا)

لیکن خدا تعالیٰ نے جب قرآن کریم کی تعلیم کو محفوظ کرنے کا وعدہ فرمایا تو اس کتاب قرآن کریم میں بیان کی گئی باتوں کو قصّے کہانیوں کے طور پر محفوظ رکھنے کا وعدہ نہیں کیا تھا بلکہ اس تعلیم پر عمل کرتے چلے جانے والے گروہ اور جماعت کے پیدا کرنے کا بھی وعدہ فرمایا تھا۔ تاکہ اُمّت مُسلمہ پھر سے خیر اُمّت کی عظیم تر شوکت سے دنیا میں ابھرے۔ نیکیوں کی تلقین کرنے والی ہو۔ اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والی ہو۔ برائیوں کو بیزاری سے ترک کرنے والی ہو اور بلاتخصیص مذہب وملت انسانیت کی خدمت پر مامور ہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو دنیا میں بھیجا تا کہ ایمان کو ثریا سے دوبارہ زمین پر لے کر آئے اور آکر دوبارہ اسلام کی شان وشوکت کو قائم فرمائے تا کہ اسلام کے بہترین مذہب ہونے اور مسلمانوں کے خیر اُمّت ہونے کا اعزاز ایک شان سے دوبارہ دنیا کے سامنے سورج کی طرح روشن ہو کر ابھرے۔

پس آج خیر اُمّت ہونے کا یہ اعزاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو حاصل ہے۔ بیشک دوسرے مسلمان فرقوں میں نیک کام کرنے والے بھی ہیں۔ برائیوں سے روکنے والے بھی ہوں گے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم خیر اُمّت ہو۔ مِنْ حَیْثُ الْاُمّت ان نیکیوں کے بجالانے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہو اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اُمّت ایک ہاتھ پر کھڑی ہونے والی اور بیٹھنے والی نہ ہو۔ مسلمان ممالک میں بھی گروہوں کی صورت میں بھی اچھے کام کرنے والے اور برے کاموں سے روکنے والے ہو سکتے ہیں اور ہوں گے۔ لیکن وہ ہر ملک میں اپنے اپنے عالم یا لیڈر کے پیچھے چل کر اپنے اپنے طریق پر کام کرنے والے لوگ ہیں اور پھر کتنے مسلمان ملک ہیں جو ایک ہو کر اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرنے والے ہیں، دنیا میں تبلیغ اسلام کرنے والے ہیں۔

جتنے فرقے ہیں اپنے اندرونی فروعی مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو کِسے دنیا میں پھیلانے کی فرصت ہے؟ اس تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی کِسے فرصت ہے؟ گزشتہ دنوں اتفاق سے مَیں نے ایک اسلامی ٹی وی چینل دیکھا۔ اس میں ایک شیعہ عالم تھے اور ایک سنی عالم تھے اور شاید نبوت کے بارہ میں بحث ہو رہی تھی۔ آخر میں چند منٹ مَیں نے دیکھا، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی ایک اعتراض کا جواب دے رہا تھا۔ یا اعتراض کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں تو دونوں ایک جیسے خیالات رکھنے والے تھے۔ لیکن باتوں میں شیعہ عالم اپنے مسلک کے حوالے سے ہی بات کرتا تھا تو سنّی عالم اس کو ٹوک دیتا تھا کہ یوں نہیں یوں ہونا چاہئے یا اس طرح ہے۔ اور جہاں سنّی عالم اپنے مسلک کے حوالے سے کوئی بات کرتا تھا تو شیعہ اسے ٹوک دیتا تھا کہ اس طرح نہیں اس طرح ہونا چاہئے۔ آئے تو شاید، شاید کیا یقیناً ہمارے خلاف زہر اگلنے تھے، اپنے خیال میں، اپنے زُعم میں مسلم اُمّہ کو ایک فتنے سے بچانے کے لئے تھے لیکن خود آپس میں الجھ کر فتنے کا شکار ہو رہے تھے۔ اور نہ صرف خود شکار ہو رہے تھے بلکہ دوسروں کے لئے بھی بدنمونہ ہی پیش کر رہے تھے۔ اور ان کے چہروں پر صاف عیاں تھا، صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اُنہیں ایک دوسرے کو دیکھ کر بڑی بیزاری پیدا ہو رہی ہے۔ ان کے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف جو کفر کے فتوے ہیں، ان کو دیکھ کر ایک عام سادہ مسلمان جو دل سے صرف اسلام کی عظمت دیکھنا چاہتا ہے ان مختلف مسالک اور فرقوں کو دیکھ کر سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ اب کئی لوگ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ یہ فرقہ مسلمان ہے یا دوسرا فرقہ مسلمان ہے۔ یہ ایک فرقہ خیر اُمّت میں شامل ہے یا دوسرا فرقہ خیر اُمّت میں شامل ہے۔

اس کا جو حل آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے اگر اس پر عمل کریں تو مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایسے حالات ہوں گے، تم لوگ کئی فرقوں میں بھی بٹے ہوئے ہو گے تو مسیح موعود کو خدا تعالیٰ مبعوث فرمائے گا اسے مان لینا اور جا کر میرا اسلام پہنچانا۔ بلکہ برف کی سلوں پر گھٹنوں کے بل چل کر بھی اگر جانا پڑے تو جانا اور اسے سلام پہنچانا اور اس کی جماعت میں شامل ہو جانا۔ وہی حَکَم اور عدل ہو گا۔ وہی حقیقی فیصلے کرے گا۔ وہی تمہیں صحیح شریعت بتائے گا۔ وہی اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کرے گا۔ وہی اسلام کی تبلیغ کا حق ادا کرے گا۔

پس جہاں یہ غیر از جماعت دوستوں کے لئے اور اسلام کا درد رکھنے والوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے، ایک احمدی پر بھی اس بات سے بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ خیر اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ’’سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ‘‘ (تذکرہ۔ الہام 20/نومبر 1905ء) تو یہ ہماری ذمّہ داری ہے کہ اس کا حق ادا کریں۔ مسلمان تو پہلے ہی اس آخری شریعت قرآن کریم پر ایمان لانے والے ہیں اور آخری نبی حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لانے والے ہیں۔ کسی نئے دین نے تو اب آنا نہیں ہے اور یہی ایک دین ہے جو تا قیامت قائم رہنے والا دین ہے۔ پھر یہاں کون سا دین مراد ہے جس پر مسلمانوں کو جمع کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا ہے۔ یہ دین اسلام ہی ہے جس میں ہر فقیہ اور ہر امام کے پیچھے چلنے والوں نے فرقہ بندیاں اور گروہ بندیاں کر لی ہیں۔ اور زمانے کا امام جو آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی میں مبعوث ہوا اور جسے حَکَمْ اور عَدَل بنا کر اللہ تعالیٰ نے بھیجا، وہی ہے جو اسلام کی اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر پیش کرنے والا ہے۔ اور 13 صدیوں کے دوران پیدا ہونے والے جتنے عالم اور جتنے فقیہ اور جتنے مجدّد اور جتنے مفسر ہیں جنہوں نے اپنے اپنے حالات اور علم کے مطابق جو فیصلے دیئے یا تفسیریں لکھیں ان میں سے جن کی تصدیق اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا یہ خاتم الخلفاء اور حَکَمْ اور عَدَل کرے وہی تفسیر و تشریح صحیح ہے اور وہی حقیقی دین ہے جس پر جمع کرنا ہے۔ اس لئے اب کسی قسم کے فقہی یا فروعی مسائل میں الجھنے کی ضرورت نہیں۔ جو فیصلہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اس زمانہ میں کیا وہی وہ حقیقی دین ہے جو آنحضرت ﷺ لائے تھے اور اسی پر اب تمام اُمّت کی بقا ہے کہ اس پر جمع ہو جائے۔

پس آج احمدی اس ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خیر اُمّت کہلاتے ہیں اور یہ ان کی ذمّہ داری ہے کہ نیک باتوں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں اور یہ سب کچھ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اپنے عمل بھی اس کے مطابق نہ ہوں اور جب تک خدا تعالیٰ پر مضبوط ایمان نہ ہو اور پھر ان نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے مِنْ حَیْثُ الجماعۃ قربانی کا جذبہ نہ ہو۔ بڑے مقاصد حاصل کرنے کے لئے بہرحال قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے پڑتے ہیں اور اپنے مال کا تزکیہ کرنا ہوتا ہے۔ سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرمایا: اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَآتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ۔ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ (الحج: 42) کہ جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہیں ہم زمین میں تمکنت دیتے ہیں، ان کی ایک منفرد شان ہو جاتی ہے۔ وہ فتنوں اور فسادوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک ڈھال کے پیچھے ہوتے ہیں اس لحاظ سے دینی اور روحانی لحاظ سے وہ محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اب اس آیت کو اگر آیت استخلاف کے ساتھ ملائیں جس میں خدا تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو خلافت کے انعام کے ساتھ تمکنت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس جب ایک احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آتا ہے تو اس کے لئے پہلی خوشخبری یہ ہے کہ اس خاتم الخلفاء کی بیعت اور اس کے بعد نظام خلافت کے جاری ہونے اور اس کی بیعت میں آنے کی وجہ سے اسے تمکنت ملی ہے اور یہی چیز پھر اسے خیر امت بناتی ہے۔ اب اس کا حق ادا کرنے کے لئے نماز کے قیام کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مالی قربانی کرتے ہوئے اپنے مال کا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

تزکیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نیک باتوں کا حکم دینے کا حکم ہے۔ اُنہیں پھیلانے کا حکم اور اس کی ضرورت ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی تلقین ہے۔ اور برائیوں کے راستے میں سدراہ بن جانے کا حکم ہے۔ ایک روک کھڑی کرنے کا حکم ہے۔ تم برائیوں کے رستے میں ایسے کھڑے ہو جاؤ جیسے ایک سیسہ پلائی دیوار ہوتی ہے جس سے کوئی چیز گزر نہیں سکتی۔ پس اگر نیک نیتی سے ایک احمدی اس حق کو ادا کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں مدد ملے گی، قوت اور طاقت بھی ملے گی۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ جب تک مسلمان ان نیکیوں پر قائم رہے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت اور مدد ملتی رہی اور خیر اُمّت بنے رہے اور جب اپنے فرائض کو بھولے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی محروم ہو گئے۔ جس کا مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ مَیں نے یہ آیت پڑھی تھی کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (الرعد: 12) یعنی اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلیں۔ جب تک عبادتیں قائم رہیں گی، جب تک تزکیہ اموال کی طرف توجہ رہے گی، جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر کمربستہ رہیں گے، جب تک نیکیوں کو پھیلاتے رہیں گے، جب تک برائیوں سے روکتے رہیں گے، جب تک خلافت سے تعلق قائم رکھیں گے تمکنت دین حاصل کرنے والوں کا حصہ بنے رہیں گے اور خوف کی حالت کو خدا تعالیٰ امن میں ہمیشہ بدلتا چلا جائے گا۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خیر اُمّت کہہ کر ایک مجموعی ذمہ داری سب پر ڈالی گئی ہے کہ نیکیاں پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لئے مل کر کام کریں۔ اب ہر ایک تو اپنے علم میں اتنا نہیں ہوتا کہ بعض کام کر سکے یا اپنی مصروفیت کی وجہ سے بھی بعض دفعہ اس کو وقت نہیں ملتا۔ اپنی بعض دوسری ذمہ داریوں کی وجہ سے بھی وہ ہر وقت اس کام کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اُن پروگراموں کو بجالانے کے لئے جو نیکیوں کو پھیلانے اور تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہیں وہ پوری طرح اپنا عہد نبھا نہیں سکتا اور ذاتی طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا ہر ایک کے لئے بہت مشکل ہے اور اگر وقت دے بھی دے تو اکثر کام بلکہ فی زمانہ تو سارے کام ہی ایسے ہیں کہ جن کے لئے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ الٰہی جماعتیں مالی قربانیاں بھی کرتی ہیں اور وہ لوگ جو ذاتی طور پر یہ کام انجام نہیں دے سکتے وہ اس زمانہ میں خاص طور پر مالی قربانیوں کے ذریعہ سے اس کام کو سرانجام دیتے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے جو منصوبے مرکزی طور پر انبیاء کے زمانے میں انبیاء کے حکم کے مطابق اور بعد میں خلافت کے تابع تیار کئے جاتے ہیں انہیں پورا کیا جا سکے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی اس کی ضرورت پڑتی تھی اور مالی قربانیوں کا حکم تھا۔ اسی لئے قرآن کریم نے متعدد جگہ عبادتوں کے ساتھ مالی قربانیوں کا بھی ذکر فرمایا۔ پھر جو آپ ﷺ کے خلفاء راشدین کہلاتے ہیں انہوں نے بھی مالی قربانیوں کے لئے اُمّت میں تحریک کی۔ اس کے علاوہ بھی مومنین ان کاموں کے لئے قربانیاں کرتے رہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ قربانی جاری رہی۔ پھر آپ کے بعد ہر خلافت کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت مالی قربانیوں میں حصہ لیتی رہی اور یہ سلسلہ انشاء اللہ تا قیامت چلتے چلے جانے والا ہے، چاہے جتنے بھی جماعت کے وسائل ہو جائیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جماعت کے پاس بہت پیسہ آ جائے گا، جب جماعتیں بہت ہو جائیں گی تو چندوں کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہ بالکل غلط تصور ہے۔ مالی قربانیوں کا مطالبہ تو ہر صورت میں ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مالی قربانیوں کو تزکیہ نفس کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔

جماعت میں مالی قربانیوں کا سلسلہ جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے چلتا چلا جا رہا ہے۔ علاوہ آمد پر چندے کے اور وصیت وغیرہ کے مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ایک مستقل تحریک، تحریک جدید کی بھی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تحریک کی تو اس کا بہت بڑا مقصد ہندوستان سے باہر دنیا میں تبلیغ اسلام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہترین نتائج نکلے اور آج احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 193 ممالک میں یا تو اچھی طرح قائم ہو چکی ہے یا ایسے پودے لگے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی صحت کے ساتھ پروان چڑھ رہے ہیں۔ 193 ممالک میں رہنے والے احمدی اُمّت واحدہ کا نظارہ پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں مالی قربانیوں میں حصہ لیتی ہیں۔ بعض تیز دوڑنے والی جماعتیں ہیں بعض آہستہ چلنے والی ہیں اور جوں جوں تربیت ہو رہی ہے بہتری آتی جا رہی ہے اور قربانیاں بڑھ رہی ہیں۔

آج سے چند سال پہلے مثلاً جامعہ احمدیہ صرف ربوہ میں تھا جہاں مبلغین تیار ہوتے تھے، مربیان ہوتے تھے۔ اور اس میں ہر سال زیادہ سے زیادہ تیس پینتیس لڑکے داخل ہوتے تھے جو وقف کر کے آتے تھے۔ اور اب جب سے وقف نو کے بچے جوان ہونے شروع ہوئے ہیں گزشتہ تقریباً تین سال سے جامعہ ربوہ میں ہی ہر سال 200 سے اوپر بچے داخل ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے اس کے انتظامات کے لئے اخراجات میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کی جو جماعتیں ہیں خود یہ تمام اخراجات برداشت کرتی ہیں۔ اسی طرح اب یو کے، جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا وغیرہ میں بھی جامعات ہیں اور یہ ممالک بھی تقریباً اپنے وسائل سے اپنے جامعات کے اخراجات پورے کر رہے ہیں۔ لیکن بنگلہ دیش، نائیجیریا، گھانا، کینیا اور بعض اور ممالک ہیں جن کے جامعہ احمدیہ کے اخراجات چلانے کے لئے مرکز سے مدد دینی پڑتی ہے۔ اور اس کے علاوہ اخراجات ہوتے ہیں۔ لٹریچر ہے۔ جو بڑی کتب ہیں ان کی تو مرکزی طور پر اشاعت ہوتی ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے جو غریب ممالک میں مرکز کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ وہاں مرکز مساجد بنا کر دیتا ہے۔ اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں۔ مبلغین کو بھجوانے اور ان کے الاؤنسز اور متفرق اخراجات ہیں جو مرکز کرتا ہے۔ جس میں چندہ تحریک جدید کا بھی ایک بہت بڑا اور اہم کردار ہے۔ ایک تو جیسا کہ مَیں نے بتایا شروع میں تحریک جدید نے اپنا کردار ادا کیا کہ ہندوستان سے باہر تبلیغ پھیلی اور باہر آنے کے بعد مزید وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پس یہ وہ کام ہیں جس میں چندہ تحریک جدید میں شامل ہونے والے ہر احمدی بڑے اور بچے کا حصہ ہو جاتا ہے اور وہ بجا طور پر کہہ سکتا ہے کہ ہم وہ اُمّت ہیں جو نیکیوں کی تلقین کرتے ہیں اور برائیوں سے روکنے والے ہیں، برائیوں سے روکنے میں حصہ لیتے ہیں۔ ہر مالی قربانی کرنے والا ایک احمدی علاوہ اپنی انفرادی کوشش کے جو وہ اپنے ماحول میں نیکیوں کو پھیلانے کے لئے اور برائیوں کو روکنے کے لئے کرتا ہے اور یہی احمدیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ کرتا ہو اور کرے۔ کوئی بعید نہیں کہ ایک عام احمدی کی معمولی سی قربانی جو وہ انگلستان میں بیٹھ کر کر رہا ہے یا جرمنی میں بیٹھ کر وہ کرتا ہے یا امریکہ کینیڈا میں بیٹھ کر کر رہا ہے یا آسٹریلیا میں بیٹھ کر کر رہا ہے یا ہالینڈ اور فرانس میں بیٹھ کر کر رہا ہے یا یورپ یا کسی بھی دنیا کے ملک میں بیٹھ کر کر رہا ہے وہ قربانی افریقہ کے دور دراز علاقوں میں کسی نیک بخت کی تربیت کا باعث بن رہی ہے۔ وہ برائیوں کو روکنے کا باعث بن رہی ہے۔ پھر جیسا کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر فرقہ میں سے کچھ لوگ تَفَقُّه فِي الدِّيْن کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں تو ان تَفَقُّه فِي الدِّيْن کرنے والوں پر جو اخراجات ہیں اس میں بھی چندہ دینے والے احمدی کا حصہ شامل ہو کر اسے بھی اس ثواب میں شامل کر رہا ہوتا ہے جو دین کا پیغام پہنچانے والے کو مل رہا ہوتا ہے۔ پس یہ قربانیاں جو احمدی کرتے ہیں ایسی قربانیاں ہیں جو تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَر کے دائرے کو وسیع کرتی چلی جاتی ہیں۔

اب مَیں بعض کوائف پیش کروں گا جو چندہ تحریک جدید کے ختم ہونے والے گزشتہ سال کے ہیں اور ساتھ ہی حسب روایت نومبر کے پہلے جمعہ میں جو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ مالی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے چندے کی اس مد میں یا اس تحریک میں جو فضل فرمائے ہیں ان کو دیکھ کر ایک مومن اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہے۔ ایک احمدی کے جذبات اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزاری سے جھکتے ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ گزشتہ سال معاشی لحاظ سے بدترین سال گزرا ہے۔ کاروباروں پر بھی بے انتہا منفی اثرات ہوئے ہیں۔ ملازمتوں سے بھی کئی لوگوں کی فراغت ہوئی ہے۔ مہنگائی بڑھنے کی وجہ سے گھریلو اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ہیں۔ اگر عام نظر سے، دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کا نتیجہ چندوں پر منفی صورت میں ظاہر ہونا چاہئے تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس جماعت نے خیر اُمّت ہونے کا ایسا نمونہ دکھایا ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ہم کسی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ہمارے حمد اور شکر کے پیالے جتنے بڑے ہوں تو وہ پھر بھی محدود ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل لامحدود ہیں۔

اب مَیں بعض کوائف پیش کر دیتا ہوں۔ تحریک جدید کا یہ 75 واں سال گزرا ہے۔ باقی دفاتر جو ہیں، دفتر اوّل دوئم سوئم ان کا رپورٹ میں ذکر نہیں آیا۔ مجھے بھی یاد نہیں رہا کہ نوٹ کر کے لے آتا۔ بہرحال دفتر دوم 19 سال بعد شروع ہوا تھا۔ پھر دفتر سوئم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے غالباً 1965ء میں جنوری میں شروع کیا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 19 سال بعد شاید 1985ء میں دفتر چہارم شروع کیا۔ اور 2004ء میں میرا خیال ہے کہ مَیں نے دفتر پنجم شروع کیا تھا اور مَیں نے یہ کہا تھا کہ دفتر پنجم میں نئے بچے اور نئے شامل ہونے والے احمدی شامل ہوں۔ بہرحال تحریک جدید کو شروع ہوئے 75 سال ہو گئے ہیں۔ 75 واں سال اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ 76 واں سال شروع ہو گیا ہے اور رپورٹس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی جماعتوں نے اس سال تحریک جدید میں 49 لاکھ 53 ہزار 800 پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی ہے اور یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے 8 لاکھ 50 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اوپر کی جو دس جماعتیں ہیں ان میں پہلے نمبر پر پاکستان کا نمبر آتا ہے۔ باوجود غربت کے ابھی تک انہوں نے اپنا پہلا اعزاز برقرار رکھا ہوا ہے۔ دوسرے نمبر پر امریکہ ہے۔ تیسرے پر جرمنی۔ چوتھے پر برطانیہ۔ پھر کینیڈا، انڈونیشیا، پھر ہندوستان، پھر آسٹریلیا پھر بیلجیئم پھر سوئٹزرلینڈ۔ برطانیہ اور جرمنی کا

ویسے تو تھوڑا سا ہی فرق ہے صرف 15 سو پاؤنڈ کا۔ میرا خیال تھا کہ پچھلے سال تیسری پوزیشن تھی۔ اب بھی شاید تیسری آ جائے لیکن جرمنی نے اس سال بڑی محنت کی ہے۔ بہرحال اس کے علاوہ ماریشس، نائیجیریا، ناروے، فرانس، ہالینڈ، مڈل ایسٹ کی دو جماعتوں کی وصولی بھی کافی قابل ذکر ہے۔

دنیا میں جو معاشی انحطاط پیدا ہو رہا ہے اس کی وجہ سے دنیا کی ہر کرنسی جو ہے ڈسٹرب ہوگئی ہے۔ کسی بھی کرنسی کو انڈیکس بنا کر اگر ہم لیں تو خاص طور پر غریب ممالک کی کرنسیاں بہت متاثر ہوئی ہیں۔ بہرحال مقامی کرنسی کے لحاظ سے گزشتہ سال کے مقابلہ پہ یہ جائزہ مَیں نے اس لئے دے دیا ہے تا کہ ان کے جائزے بھی پتہ لگتے رہیں۔ اس میں انڈیا نے اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن لی ہے۔ اس نے 42.19 فیصد اضافہ کیا ہے۔ قادیان انڈیا کی جو وکالت مال ہے اس کے وکیل المال صاحب نے لگتا ہے کافی محنت کی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے 42 فیصد سے زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ جرمنی نے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ فرق تو تھوڑا ہے لیکن اس دفعہ انہوں نے بہت محنت کی ہے بڑا جمپ لیا ہے۔ 32.8 فیصد انہوں نے گزشتہ سال کی نسبت اپنا اضافہ کیا ہے اور آسٹریلیا نے 18 فیصد اور برطانیہ نے 17 فیصد۔ انہوں نے بھی زور تو بڑا لگایا تھا لیکن اب دیکھ لیں جرمنی کے مقابلے میں جو کوشش ہے وہ تقریباً نصف ہے، گو کہ جرمنی والوں کے امیر صاحب کو شکوہ ہے کہ ہمارے بہت سارے چندہ دینے والے مائگریٹ (Migrate) کر کے برطانیہ چلے گئے ہیں۔ بیلجیئم 12.2 فیصد، سوئٹزرلینڈ تقریباً 9 فیصد۔ اسی طرح پاکستان 9 فیصد، پاکستان تو اپنے معیاروں کو چھوڑ رہا ہے۔ کینیڈا تقریباً 6.2 ، امریکہ 3.7۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر امریکہ نے 3.7 حاصل کیا ہے تو انہوں نے اپنا معیار حاصل کر لیا ہے ابھی وہاں بہت گنجائش ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں صرف 2 فیصد اضافہ ہے۔ ان میں بھی گنجائش ہے۔

تحریک جدید میں نئے مجاہدین کو شامل کرنے کے لئے مَیں نے گزشتہ سال جماعتوں کو توجہ دلائی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا کہ بچوں کو شامل کریں اور مرکز کی طرف سے بھی نئے مجاہدین کو شامل کرنے کے لئے ٹارگٹ دیئے گئے تھے۔ جماعتوں نے ان ٹارگٹس کے حصول کے لئے امسال جو محنت کی ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے 90 ہزار افراد تحریک جدید کی قربانی میں شامل ہوئے ہیں۔ یہ ٹوٹل نہیں بلکہ گزشتہ سال جتنے شامل ہوئے تھے ان میں 90 ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور اب کل 5 لاکھ 93 ہزار ہو گئے ہیں۔ گزشتہ سال 5 لاکھ تھے۔ ابھی بھی بہت گنجائش ہے۔ جماعتیں کوشش کریں تو اضافہ ہوسکتا ہے۔ شاملین میں اضافے کے لحاظ سے بھی انڈیا پہلے نمبر پہ ہے۔ انہوں نے اس سال 32 ہزار 200 افراد کا اضافہ کیا ہے۔ 76 ہزار سے ایک لاکھ 8 ہزار افراد تک لے گئے ہیں اور پاکستان 14 ہزار 200، نائیجیریا 9 ہزار، سیرالیون 5 ہزار، آئیوری کوسٹ 5 ہزار 200، انڈونیشیا 4 ہزار یہ اضافہ ہے جو ان میں ہوا۔ گھانا 3 ہزار 300، بینن 2 ہزار 400۔ بینن چھوٹا سا ملک ہے لیکن اللہ کے فضل سے جماعت وہاں پھیل رہی ہے۔ اس طرح گیمبیا بھی چھوٹا سا ملک ہے وہاں بھی 2 ہزار 300 کے قریب اضافہ ہوا ہے۔ برطانیہ میں 2 ہزار کا اضافہ ہوا ہے۔ کینیڈا 1700 کا۔ کینیا 1500۔ بنگلہ دیش میں بھی تھوڑا سا 1100 اضافہ ہوا ہے۔ ایک ہزار سے اوپر جو اضافے تھے وہ مَیں نے بتائے ہیں۔

تحریک جدید کے جو پانچ ہزاری مخلصین تھے جو پہلے دفتر اوّل کے تھے ان کا تمام ریکارڈ مع کوڈ نمبر الاسلام ویب سائیٹ پر آ گیا ہوا ہے۔ مرحومین کے جو ورثاء ہیں، عزیز و اقارب ہیں انہوں نے اس سے دیکھ کر کھاتے جاری کئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے اب سارے کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔

پاکستان کی بڑی جماعتوں میں سے اوّل لاہور ہے۔ دوم ربوہ ہے، سوئم کراچی ہے۔ اس کے علاوہ شہری جماعتوں میں پہلے نمبر پر راولپنڈی، پھر اسلام آباد، پھر شیخوپورہ، حیدرآباد، بہاولنگر، چھٹے نمبر پہ بہاولپور، ساتویں پہ پشاور۔ (پشاور کا شامل ہونا اور پوزیشن لینا بھی بڑی ہمت کی بات ہے کیونکہ وہاں تو ہر روز ہی بم دھماکے اور فساد اور آ گیں لگی رہتی ہیں۔ اس کے باوجود احمدیوں نے قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔) جہلم نمبر آٹھ پر، پھر کوٹلی آزاد کشمیر ہے۔ کوٹلی آزاد کشمیر میں مخالفت بہت زیادہ ہے یہاں بڑے حالات خراب رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی امن اور سکون اور چین کی زندگی نصیب کرے۔ خانیوال نمبر 10 پہ۔

ضلعی سطح پر قربانی کرنے والے پہلے 10 اضلاع یہ ہیں۔ سیالکوٹ نمبر 1، پھر سرگودھا، گوجرانوالہ۔ عمرکوٹ۔ نمبر 5 اوکاڑہ۔ نمبر 6 میرپور خاص۔ 7 نارووال۔ 8 پہ فیصل آباد۔ 9 میرپور آزاد کشمیر۔ 10 پہ حافظ آباد اور سانگھڑ۔

گزشتہ سال کی نسبت بعض اور جو اچھی جماعتیں ہیں وہ واہ کینٹ، کنری، چونڈہ، کھوکھر غربی وغیرہ چھوٹی جماعتیں ہیں۔ انہوں نے اچھا کام کیا۔

امریکہ کی پہلی چار جماعتیں جو ہیں ان میں سیلیکون ویلی۔ نمبر 2 لاس اینجلیس ویسٹ۔ 3۔ ڈیٹرائیٹ اور 4 شکاگو ویسٹ۔

دفتر پنجم کا جو مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بچوں کو شامل کریں تو امریکہ نے اس بارہ میں بہت اچھی کوشش کی ہے اور ایسے بچے جن کی عمر 5 سال سے کم تھی اور تحریک جدید میں شامل نہیں تھے ان میں سے بھی تقریباً 80 فیصد بچوں کو انہوں نے کم از کم 20 ڈالر کے ساتھ شامل کیا۔ مجھے تصویروں کی البم بھی بھجوائی تھی۔ بچوں کو خود بھی ان کے ہاتھ سے قربانی دلوانی چاہئے تا کہ ان کو بھی آئندہ قربانیوں کی عادت پڑے۔

کینیڈا کی جو چار اچھی جماعتیں ہیں وہ کیلگری نارتھ ویسٹ ہے۔ پیس ولیج ایسٹ۔ پیس ولیج سنٹر اور سرے ایسٹ۔ اور چوتھے نمبر پہ وینکوور ہیں۔

انگلستان کی جو دس بڑی جماعتیں ہیں ان میں مسجد فضل پہلے نمبر پر ہے۔ دوسرے پہ سربٹن۔ پھر کیمبرج، پھر جلنگھم، نیومولڈن، برمنگھم ویسٹ، ووسٹر پارک، پرلے، ساؤتھ ایسٹ لنڈن اور آکسفورڈ شامل ہیں۔ چھوٹی جماعتوں میں سکنتھورپ، ڈیگنہم، کارنوال، وولورہیمپٹن، نارتھ ویلز، سپن ویلی، برسٹل، پیٹر برا، آلڈگیٹ، لیمنگٹن سپا، کیتھلے۔

ریجنز جو ہیں ان میں لنڈن ریجن، ساؤتھ ریجن، نارتھ ویسٹ ریجن، ہارٹفورڈ شائر، مڈلینڈز، نارتھ ایسٹ ریجن، ساؤتھ ویسٹ ریجن اور ایسٹ لندن ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے جرمنی کی (پوزیشن حاصل کرنے والی) جو جماعتیں ہیں وہ ہیں مہدی آباد (یہ ہمبرگ کے قریب ہماری ایک چھوٹی سی جگہ ہے وہاں جماعت کی زمین ہے اور اس میں کچھ آبادی بھی ہے) اور دوسرے نمبر پر مائینز، ویزباڈن، گروس گراؤ، فرانزہائم، ڈی بُرگ، ماربُرگ، بُوکسٹے ہُوڈے، کولون، ہائیڈل برگ اور ریڈ شٹڈ۔ اور جو دوسری جماعتیں ہیں ان میں آگس بُرگ، میونخ، میونسٹر، کیمپٹن، ٹونٹے ہاؤزن، نیورن برگ، وائن گارٹن، شٹول برگ، الزائے، ہیز ڈورف اور ہوف شامل ہیں۔

وصیتوں کی تحریک کرنے پر جب جماعت کا وصیت کی طرف رجحان ہوا تو بعض کا خیال تھا کہ باقی چندوں میں ادائیگی کی رفتار شاید اتنی نہ رہے جتنی پہلے تھی۔ لیکن جیسا کہ ہم نے دیکھا اور کوائف نے ثابت کر دیا کہ چندہ دہندگان کی تعداد میں بھی خوش کن اضافہ ہے اور وصولی میں بھی۔ الحمد للہ۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھرتا ہے وہاں اس طرف بھی توجہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاموں میں مزید وسعت بھی انشاء اللہ تعالیٰ پیدا فرمانے والا ہے اور جو پہلے سے انتظام کر رہا ہے اور ہمیں ہوشیار بھی کر رہا ہے۔ قربانیوں کی طرف بھی مائل کر رہا ہے۔ جو کام ہمارے سپرد ہیں ان میں انشاء اللہ بہت وسعت پیدا ہونے والی ہے اور یہ بھی کہ تم دنیا کے کسی کریڈٹ کرنچ (Credit Crunch) کی فکر نہ کرو۔ میرے ساتھ سودا کرتے جاؤ مَیں انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری توفیقیں بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

اللہ کرے کہ ہمارے ایمان بھی ان کو دیکھ کر بڑھتے چلے جائیں۔ ہماری قربانیاں بھی بڑھیں۔ ہماری ترقی کی رفتار بھی بڑھے اور ہم فتح کے نظارے بھی دیکھنے والے ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ وصیت کی ارہاص کے طور پر ہے۔ وصیت کے لئے ایک بنیادی اینٹ ہے۔ اس سے وصیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی اور قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جہاں جماعت کو وصیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے وہاں تحریک جدید میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یعنی یہ بنیاد ایسی ہے جو خود بھی پھیلتی چلی جا رہی ہے اور نئے دفتر پنجم میں شاملین کی تعداد میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وصیت کرنے والوں کے بچے اور آئندہ جو ہماری نئی نسل آ رہی ہے بچپن سے لڑکپن میں یا 7 سال کی عمر میں، اطفال الاحمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ بھی تحریک جدید میں قربانی کر کے آئندہ کے لئے اپنے آپ کو وصیت کے لئے بھی تیار کر رہے ہیں اور قربانیوں کے لئے بھی تیار کر رہے ہیں۔ دنیا کہتی ہے اور معیشت دان یہ کہا کرتے ہیں کہ جب معاشی کرائسز آتے ہیں تو غربت کا ایک شیطانی چکر جو ہے وہ شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جنہیں خیرِ اُمّت بناتا ہے ان کے لئے معاشی کرائسز کے باوجود چندوں میں اضافہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو سمیٹنے اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور یوں ہمارا رحمان خدا ہمیں اپنی رحمت کی آغوش میں لے لیتا ہے اور فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَات کا ادراک ہم میں پیدا ہوتا ہے اور جب تک ہم نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کی سوچ کو صیقل کرتے چلے جائیں گے، روشن کرتے چلے جائیں گے، چمکاتے چلے جائیں گے، خیرِ اُمّت کہلانے والے بنے رہیں گے انشاء اللہ۔ ایک معمولی قربانی کرنے والا غریب آدمی اور ایک بچہ جو چند پینس (Pense) اپنے جیب خرچ میں سے دیتا ہے وہ اس قربانی کی وجہ سے تبلیغ اسلام اور تعمیر مساجد اور نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے میں حصہ دار بنتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری نسلوں میں قربانی کی یہ روح ہمیشہ قائم رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

لوگنڈا (Luganda) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

لوگنڈا (Luganda) ملک یوگنڈا (Uganda) کی مرکزی زبان ہے اور قریباً دس ملین افراد یہ زبان بولتے ہیں۔ اس زبان کو بولنے والے زیادہ تر جنوبی یوگنڈا میں پائے جاتے ہیں۔ اسی حصہ میں ملک کا دارالحکومت کمپالا (Kampala) بھی واقع ہے۔

لوگنڈا زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کے کام کا آغاز خلافت ثالثہ میں مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما (مبلغ سلسلہ) کی نگرانی میں 1961ء میں بعض غیر احمدی مترجمین کے ذریعہ سے ہوا۔ اس وقت قرآن مجید کے تیسویں پارہ کا لوگنڈا ترجمہ کمپالا سے شائع کیا گیا۔

قرآن مجید کے پہلے پانچ پاروں کے لوگنڈا ترجمہ کا کام 1962ء میں مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں مکرم Zakaria Bulwadda Kizito صاحب نے شروع کیا۔ 1963ء میں باقاعدہ ایک ترجمہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مکرم زکریا کزیٹو صاحب کے ساتھ الحاج ابراہیم Senfuma اور مکرم الحاج سلیمان کے موانجے (S.K.Mwanje) بھی شامل ہوئے۔ مکرم سلیمان موانجے صاحب اس کمیٹی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ 1965ء میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

قرآن مجید کے بقیہ 25 پاروں کے لوگنڈا ترجمہ کا کام مکرم مولانا جلال الدین قمر صاحب مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ شروع ہوا اور اب پہلے سے موجود ترجمہ کمیٹی کے علاوہ حسب ذیل افراد بھی اس کمیٹی میں شامل کئے گئے۔ مکرم الحاج Sulimani Zaidi Lwaki صاحب اور مکرم الحاج Mulumba صاحب۔

1974ء میں جماعت کے مشن ہیڈکوارٹر میں Wandegeya مسجد میں یہ کام مکمل ہوا۔ اور اسی سال کمپالا سے لوگنڈا زبان میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ پہلی بار شائع ہوا۔

مشرقی افریقہ کی زبانوں میں اس سے پہلے سواحیلی زبان میں جماعت کی طرف سے ترجمہ قرآن کریم شائع ہو چکا تھا۔ لوگنڈا ترجمہ کے لئے سواحیلی ترجمہ قرآن کو بنیاد بنایا گیا۔ چنانچہ اس ترجمہ کے ساتھ مختصر تفسیر بھی شامل تھی۔

جب یہ ترجمہ قرآن شائع ہوا تو غیر از جماعت علماء کی طرف سے اس پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور کہا گیا کہ احمدیوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کرکے اپنے غیر مسلم ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ ان علماء کے نزدیک قرآن مجید کا عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا کفر کے مترادف ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جماعت کی طرف سے اس ترجمہ کی اشاعت کے بارہ سال بعد مسلمانوں کے نیشنل چیف قاضی کی طرف سے لوگنڈا ترجمہ قرآن شائع کیا گیا۔ لیکن علماء نے اس ترجمہ کو ہر لحاظ سے غیر معیاری قرار دیتے ہوئے اسے ردّ کیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کا ترجمہ قرآن مسلمانوں میں ایک خاص مقبولیت رکھتا ہے۔ جبکہ عیسائی مشنری غیر احمدیوں کے ترجمہ کو پسند کرتے ہیں کیونکہ اس میں بعض ایسی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے خیالات کو تقویت دینے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اس ترجمہ قرآن کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ غیر از جماعت مسلمانوں کے نیشنل چیف قاضی نے اس وقت کے یوگنڈا کے حکمران عیدی امین Dada کو اس بات پر اکسایا کہ وہ جماعت احمدیہ پر اور اس کے شائع کردہ ترجمہ قرآن مجید پر پابندی عائد کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حکومت نے لوگنڈا ترجمہ قرآن کریم کے تمام نسخے ضبط کرکے یوگنڈا مسلم سپریم کونسل کے حوالہ کر دئے تا کہ وہ انہیں جلا دیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے شائع کردہ لوگنڈا ترجمہ قرآن کا ہدیہ فی نسخہ اسّی (80) شلنگ تھا۔ جب یہ نسخے مسلم سپریم کونسل یوگنڈا کے قبضہ میں آئے تو انہوں نے ان نسخوں کو جلایا تو نہیں تاہم فی نسخہ تین سو شلنگ کے حساب سے ملک بھر میں اس ترجمہ کو فروخت کرکے رقم اپنے تصرّف میں لے آئے۔ حکومت اور مسلم سپریم کونسل یوگنڈا کا یہ اقدام کسی لحاظ سے بھی انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں تھا۔ لیکن اس کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوا کہ سارے ملک میں جماعت احمدیہ کے ترجمہ قرآن کو شہرت ملی اور اس طریق پر خود جماعت کے معاندین کے ذریعہ کثیر تعداد تک جماعت کی خدمت قرآن اور صحیح ترجمہ و تفسیر کا فیض پہنچ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگنڈا ترجمہ قرآن کا دوسرا ایڈیشن 1984ء میں Gresham Press ووکنگ، انگلستان سے شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کی تیاری کے سلسلہ میں مکرم شیخ محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ کو خدمت کی خاص طور پر توفیق ملی۔ آپ جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل پہلے لوکل مبلغ ہیں۔

لوگنڈا ترجمہ قرآن کا تیسرا ایڈیشن 2007ء میں Williams Clowes پریس انگلستان سے شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق صرف ترجمہ اور چند آیات پر تشریحی نوٹس شامل کئے گئے اور تفسیر کا حصہ حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح اس کے آخر پر مضامین کا ایک انڈیکس بھی شامل کیا گیا۔ اس ایڈیشن کی تیاری میں حسب ذیل افراد کو خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ مکرم یوسف علی کائرے صاحب (چیئرمین کمیٹی)، مکرم محمد علی کائرے صاحب، مکرم اسرائیل Lutaliga، مکرم آدم حمید Sembajwe صاحب، مکرم الحاج سلیمان Mwanje صاحب، مکرم اسماعیل Mweru صاحب، مکرم Badru Lubowa صاحب۔

اس ایڈیشن کی کمپوزنگ اور سیٹنگ وغیرہ کمپیوٹر پر ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتابت و طباعت ہر دو لحاظ سے یہ پہلے ایڈیشنز سے بہت معیاری اور خوبصورت ہے۔

✿✿✿✿✿

بنگلہ (Bangla) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بنگلہ زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی تھی جس کے اراکین حسب ذیل تھے۔

محترم مولوی محمد صاحب (سابق امیر جماعت بنگلہ دیش)، محترم چوہدری مظفر الدین صاحب (ربوہ)، محترم مولانا عبدالعزیز صاحب صادق (مربی سلسلہ)۔

ترجمہ کے کام کا آغاز ہوا لیکن جلد ہی 1971 کی جنگ کی وجہ سے سارا کام رُک گیا۔ بالآخر از سرِ نو یہ کام 1979ء سے شروع ہوا۔

بنیادی طور پر یہ ترجمہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ و تفسیر سے لیا گیا ہے۔ مکرم مولوی محمد صاحب اور مکرم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب نے متن کا ترجمہ کیا۔ اس سلسلہ میں مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب سابق مدیر ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز نے بھی مدد کی۔ جبکہ تفسیری نوٹس کے ترجمہ کا کام مکرم مقبول احمد خان صاحب اور مکرم اے ٹی ایم حق صاحب نے سرانجام دیا۔ سورتوں کے تعارفی نوٹس کے ترجمہ کا کام مکرم پروفیسر امیر حسین صاحب نے کیا اور مکرم مقبول احمد خان صاحب نے انگریزی انڈیکس اور ببلیوگرافی کا بنگلہ میں ترجمہ کیا۔ عربی عبارت یعنی اصل متن کے ساتھ ترجمہ کو پھر سے ملا کر چیک کرنے کا کام مکرم مولانا احمد صادق محمود صاحب اور مکرم مولانا اعجاز احمد صاحب نے سرانجام دیا۔ بنگلہ ترجمہ اور تفسیری نوٹس کی نظر ثانی کا کام مکرم محمد خلیل الرحمان صاحب (سابق نائب امیر بنگلہ دیش) نے انجام دیا۔ مسودہ کی تیاری اور پروف ریڈنگ کا کام مکرم مولوی مطیع الرحمان صاحب اور مکرم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب نے کیا۔ اس کے علاوہ مکرم محمد مصطفیٰ علی صاحب، مکرم الحاج ڈاکٹر عبدالصمد خان چوہدری صاحب، مکرم پروفیسر شاہ مستفیض الرحمن صاحب اور مکرم الحاج احمد توفیق چوہدری صاحب نے بھی مختلف حیثیتوں سے ترجمہ کے کام میں معاونت کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔

195X245/80 سائز کے 1443 صفحات پر مشتمل بنگلہ ترجمہ قرآن کریم کا پہلا ایڈیشن جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے سال میں جون 1989ء میں پہلی بار شائع ہوا اور تین ہزار کی تعداد میں اس کی طباعت Intercon Associates ڈھاکہ کے پریس پر ہوئی۔ اس پریس کے مالک ایک احمدی مکرم محمد تصدق حسین صاحب ہیں۔ انہوں نے ذاتی دلچسپی سے بڑی محبت اور اہتمام کے ساتھ طباعت کے مختلف مراحل کی نگرانی انجام دی۔ اس پہلے ایڈیشن کی طباعت کے تمام اخراجات مکرم محمد یامین صاحب آف بنگلہ دیش نے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا۔

پہلے ایڈیشن کی طباعت کے بعد فروری 1992ء میں اسے اسی پریس سے ری پرنٹ بھی کیا گیا۔ اس ترجمہ میں نہایت اعلیٰ درجہ کی معیاری علمی و ادبی بنگلہ زبان کو استعمال کیا گیا ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہ محسوس کیا گیا کہ آسان اور عام فہم بنگلہ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ از سرنو کیا جائے تا کہ عوام الناس اس سے بہتر طور پر استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت اور منظوری سے مجلس عاملہ بنگلہ دیش نے یہ ذمہ داری مکرم پروفیسر شاہ مستفیض الرحمٰن صاحب کو سونپی۔ انہوں نے بڑی محنت سے ترجمہ و تفسیر کو جدید، آسان اور عام فہم بنگلہ زبان میں ڈھالا اور یہ تمام کام 27 رجون 2000ء کو مکمل کرکے جماعت کو پیش کر دیا۔

اس پر نظر ثانی کے لئے حسب ذیل افراد پر مشتمل سات رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

(1) امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش (چیئرمین کمیٹی)۔ (2) مکرم مولانا احمد صادق محمود صاحب (مربی سلسلہ۔ ممبر)۔ (3) مکرم الحاج مولانا صالح احمد صاحب (مربی سلسلہ۔ ممبر)۔ (4) مکرم مولانا عبدالاول خان چوہدری صاحب (مربی سلسلہ۔ ممبر)۔ (5) مکرم پروفیسر میر مبشر علی صاحب (ممبر)۔ (6) مکرم نذیر احمد بھوئیاں صاحب (ممبر) (7) مکرم الحاج محمد مطیع الرحمٰن صاحب (سیکرٹری)

نظر ثانی کے کام کے سلسلہ میں مرکز لندن سے رہنمائی حاصل کی گئی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی اس بارہ میں خصوصی ہدایات حاصل ہوئیں جن کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن میں جن آیات پر متبادل ترجمہ دیا ہے اور بعض آیات پر تشریحی نوٹس دئے ہیں انہیں اپنایا گیا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اُردو ترجمہ قرآن سے سورتوں کے تعارف اور مضامین کا خلاصہ لیا گیا۔ اور بنیادی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اردو ترجمہ قرآن کو ہی اپنایا گیا۔ اگرچہ بعض سورتوں کے تعارف میں حضرت ملک غلام فرید صاحب کی One Volume Short Commentary سے بھی استفادہ کیا گیا۔ اسی طرح بعض آیات سے متعلق تشریحی نوٹس کے لئے تفسیر صغیر سے بھی مواد لیا گیا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ ترجمہ قرآن کریم کا یہ ایڈیشن پریس میں طباعت کے مرحلہ میں ہے اور انشاء اللہ اگلے چند ماہ میں زیور طبع سے آراستہ ہو جائے گا۔

✿✿✿✿✿

حج کی عظیم عبادت کی حکمت اور فلسفہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس عرفان اور فقہ احمدیہ کی روشنی میں

(وحید احمد رفیق)

سوال: سب سے پہلا حج کب ہوا اور حضرت محمد ﷺ نے کتنے حج کئے تھے؟

جواب: سب سے پہلا حج تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور قرآن میں اس کا ذکر ہے۔ لیکن اس سے پہلے بھی لوگ حج کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عربی کے کشف میں یہ ذکر ملتا ہے، انہوں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ خانہ کعبہ بہت پرانا ہے اور حضرت آدم سے پہلے بھی اور آدم ہوئے تھے۔ جو یہاں طواف کرتے تھے تو معلوم تو حضرت ابراہیمؑ کا حج ہے، جہاں سے بات شروع ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے، جب خانہ کعبہ میں بت رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت تو کوئی حج نہیں کیا۔ جب بت نکل گئے، فتح مکہ کے بعد تو پھر آپ ﷺ نے حج کیا ہے جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

(لجنہ سے ملاقات 6 فروری 2000ء)

سوال: یہ جو حج کے ارکان ہیں، کیا اسلام سے پہلے بھی یہی ارکان تھے یا بعد میں تبدیل ہوگئے؟

جواب: یہ ارکان حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے تو ضرور ہیں۔ کیونکہ خانہ کعبہ ہمیشہ سے ہی حج کا مرکز بنایا گیا ہے۔ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاس ...... (آل عمران :97) میں اس مرکز کے گرد انسانوں کے اجتماع کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔ پس یہ قدیم سے حج کے لئے استعمال ہونے والی جگہ ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابن عربی نے ایک کشف میں یہ دیکھا کہ کچھ لوگ خانہ کعبہ کا طواف کررہے ہیں اور یہ جب ان سے پوچھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت پرانے زمانے کے لوگ تھے، جو ہمارے آدم کی تخلیق سے بہت پہلے کے تھے، تو جب یہ پوچھتے ہیں تم آدم کی اولاد ہو یا اس قسم کا کوئی سوال کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ تم کس آدم کی بات کررہے ہو اور پھر ایک بڑا اچھا شعر پڑھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے اس مقام کی زیارت کرتے چلے آئے ہیں اور اس کے گرد طواف کرتے رہے ہیں۔ پس اس سے پتہ چلتا ہے کہ کعبہ کو جو قرآن کریم نے البیت العتیق قرار دیا ہے، یہ لفظ عتیق اس کو بہت دور تک ماضی میں کہیں پہنچا دیتا ہے۔ جب بھی پہلی دفعہ انسان کو عبادت کا شعور ملا ہے، خواہ وہ کسی بھی آدم کی اولاد تھی، اس وقت سے خانہ کعبہ مرکز بنایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں پتھروں اور غاروں کے زمانے سے نکل کر انسان، جب تہذیب کے زمانہ میں داخل ہوا ہے، جہاں مکان بننے شروع ہوئے ہیں، یہ تمدنی تاریخ جہاں تک ہمیں پیچھے لے جاتی ہے وہاں خانہ کعبہ اس سے پہلے نظر آئے گا، کیونکہ لِلنَّاس کے لفظ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انسانوں نے کبھی بھی اس سے پہلے کوئی گھر نہیں بنایا تھا۔ انسانوں کے فائدہ کے لئے، جنہیں گھر کا مضمون سکھایا گیا، تہذیب دی گئی وہ یہی گھر تھا۔ جس میں شہری سکونت یا تمدن اختیار کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔

سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا یہ جو سعی ہے یہ تو حضرت ہاجرہ سے شروع ہوئی، بلکہ ان کے بعد کہنا چاہئے کیونکہ حضرت ہاجرہ تو اپنی ممتا کی وجہ سے دوڑ رہی تھیں اور آپ کی یہ ادا اللہ کو بہت پسند آگئی اور اس کو عبادت میں شامل کرلیا گیا۔

حضور نے فرمایا: نہیں نہیں اور بھی بعض باتیں ہیں مثلاً قربانی دینا حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوا۔ بہت سی باتیں وہیں پہنچ جاتی ہیں۔ جو ابراہیمی روح تھی اس کو زندہ رکھا گیا ہے اور ارکان حج کا حضرت ابراہیمؑ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ لیکن آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس سے پہلے بھی یہ ارکان تھے یا نہیں۔ اس کا جواب دے رہا ہوں کہ اگر حج تھا تو ارکان بھی ضرور ہوں گے اور موجودہ ارکان حج سے ملتے جلتے ہی ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے انہی بنیادوں پر عمارت اٹھائی ہے جو پہلے موجود تھیں جن کے کھنڈر بن چکے تھے۔ اس لئے زمین میں دب گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دبی ہوئی جگہ کی طرف آپ کی راہنمائی فرمائی۔ آپ نے وہ جگہ تلاش کرلی اور اس پرانی عمارت کی بنیادوں پر ہی ایک خانہ کعبہ تعمیر فرمایا ہے۔ پس اگر پرانی عمارت کی بنیادوں پر ظاہر میں بھی خانہ کعبہ اسی طرح تعمیر کیا گیا ہے، تو ہرگز بعید نہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کی جو اپنی ادائیں اس وقت ظاہر ہوئی ہیں، وہ بھی مماثلت رکھتی ہوں۔ اس لئے یہ اندازے ہیں، قطعی طور پر ہمیں علم نہیں۔ ذاتی طور پر میرا یہی رجحان ہے کہ اس سے ملتی جلتی باتیں کچھ پہلے بھی ہوں گی۔ لیکن جس شان سے حضرت ابراہیمؑ سے ظہور میں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں سے شروع کردیا ہے۔

(مجلس عرفان 10 مارچ 1995ء)

سوال: حج میں سفید کپڑا لباس کے طور پر کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب: حج کے لباس کی دو باتیں ہیں۔ 1۔ سفید 2۔ اَن سِلا۔ کفن بھی سفید اور ان سلا ہوتا ہے۔ یہی حال حج کے لباس کا ہے۔ حج کے موقع پر یہ اظہار ہوتا ہے کہ انسان خدا کے حضور مرگیا۔ جس طرح مردے کو کفن پہنایا جاتا ہے، اسی طرح انسان کو ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ حج کا فریضہ ادا کرکے اس نے گویا اپنی ماضی کی زندگی پر موت وارد کرلی۔ وہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! اس موت کے بعد اسے زندہ کردے جو تیری خاطر اس نے خود قبول کی ہے۔

(مجلس عرفان 15 مئی 1999ء)

سوال: حج کے موقع پر جو رمی جمار کرتے ہیں اس کی کیا مصلحت اور فلسفہ ہے؟

جواب: حج کے اکثر احکام تصویری زبان کا رنگ رکھتے ہیں اور رمی جمار میں یہی حکمت کارفرما ہے۔ مثلاً رمی جمار تصویری زبان میں شیطانی قوتوں اور ان کے وساوس سے اظہار بیزاری اور حملہ آور فاسد خیالات، جن سے انسان کو اکثر واسطہ پڑتا ہے کا دفعیہ ہے۔ اس کی ایک مثال نماز میں بھی ہے، جیسے نفی۔ یعنی لَآاِلٰـہَ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھاتے ہیں اور اثبات یعنی اِلَّااللّٰـہ کہتے وقت گراتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ یہ رفع سبابہ شیطان کے لئے تیز نیزہ سے بھی زیادہ کاری ہے۔ اسی طرح رمی جمار بھی شیطان رجیم سے بیزاری کی علامت ہے۔ ایسا ہی نماز کے شروع میں اَللّٰـہُ اَکْبَـر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا بھی تصویری رنگ رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”عبادت کے دو حصے تھے، ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے، جو محبت کرنے کا حق ہے۔ یہ حق دو ہیں، جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ دین نے ان دونوں حقوق کو پورا کرنے کے لئے ایک صورت نماز کی رکھی جس میں خدا کے خوف کا پہلو رکھا ہے اور محبت کی حالت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے...... حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا، یہ عشق میں نہیں رہتا...... غرض یہ نمونہ، جو انتہائے محبت کے لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا، وہ بھی ہے، جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے۔ نادان ہے وہ شخص، جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے“۔

سوال: کتنے سال کے بچے پر حج فرض ہوتا ہے؟

جواب: جب بچہ بالغ ہو جائے تو حج فرض ہوتا ہے۔ اس کی بھی شرائط ہیں جب وہ پوری ہوں تو فرض ہوتا ہے۔ (مجلس عرفان 10 مارچ 2000ء)

سوال: جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں وہ سر پر ٹوپی کیوں نہیں پہنتے؟

جواب: حج ایک نئی پیدائش کا منظر پیش کرتا ہے۔ جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ سر پر ٹوپی نہیں لاتا۔ جس طرح نئے پیدا ہونے والے بچے کے سر کے بال اتارے جاتے ہیں، اسی طرح حج کے موقع پر حاجی اپنے بال کٹوا دیتے ہیں۔ حج کا مقصد پہلے سارے گند نکال کر خدا کے ہاں نئی روحانی زندگی حاصل کرنا ہے۔ اس کے لئے ٹوپی پہننا ضروری نہیں۔

حج کے بعد بال کٹوانا کیوں ضروری ہے؟

جواب: اس کا جواب میں دے چکا ہوں کہ حج ایک نئی پیدائش کی خوشخبری ہے۔ بچہ جب نیا پیدا ہوتا ہے تو اس کے بال کٹوا دیئے جاتے ہیں۔ حج بھی اسی لئے کیا جاتا ہے کہ یہ خدا کے حضور نئی زندگی شروع کرنے کا اعلان ہے۔ (مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی سے سوال وجواب 15 مئی 1999ء)

سوال: جب حج پر جاتے ہیں تو سر کے بال اتارتے ہیں جن کے بال نہیں ہوتے وہ کیا کرتے ہیں؟

جواب: ان کے اترے ہی ہوتے ہیں تو کیا کریں گے۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ جن کے بال نہیں ہوتے وہ بس ہاتھ ہی پھیر لیا کریں۔

(اطفال سے ملاقات 10 مئی 2000ء)

سوال: کچھ لوگ اپنے حصے کا حج یا جن کے والدین جو وفات پاگئے ہوں، ان کی طرف سے حج دوسرے لوگوں سے کرواتے ہیں یا حج کے پیسے خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ کیا یہ درست طریقہ ہے؟

جواب: اگر حج کرنا ممکن نہ ہو کسی کے لئے، بیماری کی وجہ سے یا اور دشمنیوں کی وجہ سے تو وہ پیسے دے سکتا ہے کسی کو اور وہ اس کی طرف سے حج کرسکتا ہے بشرطیکہ اس نے اپنا حج کیا ہو۔ اور اگر مرحوم ماں باپ کی خواہش ہو، کئی ہوتے ہیں ان کا دل چاہتا ہے حج کرنے کو، مگر وہ نہیں کرسکتے، تو ان کی طرف سے پیسے دے کے، کسی کو دوبارہ بھیجا جائے کہ ہمارے ماں باپ کی طرف سے بھی کر آؤ، تو وہ ہوسکتا ہے۔

(لجنہ سے ملاقات 6 فروری 2000ء)

سوال: حکم ہے کہ نماز پڑھتے وقت سر کو ڈھانپنا چاہئے لیکن حج اور عمرہ کے وقت سر کو ننگا رکھنے کا حکم ہے؟

جواب: وہ دوسرا مضمون ہے وہ عشق کا مضمون ہے۔ وقف للہ کا مضمون ہے۔ اس میں سر منڈوانے اور ننگا سر کرنے کا ہی تعلق ساری انسانی تاریخ سے چلا آرہا ہے۔ ساری انسانی تاریخ کے حوالے سے ہر قسم کے ملک کے لوگوں میں چلا آرہا ہے۔ بدھ بھکشو بھی سر منڈواتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ ہندو ایک چوٹی چھوڑ کر باقی سارا سر منڈوا دیتے ہیں اور ننگا رکھتے ہیں۔ مسلمان اپنے بچوں کے سر منڈواتے ہیں اور پھر قربانی بھی دیتے ہیں، حج پر بھی وہ قربانی دیتے ہیں تو اس کے اندر کچھ مفہوم ہیں۔ ہر جگہ دنیا میں سر منڈوانا دراصل بے عزتی کا موجب ہے۔ لیکن ایک اعلیٰ قدر کی خاطر اپنی عزت نفس کو مارنا یہ عزت افزائی ہو جاتی ہے۔ بالکل برعکس چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ کی خاطر اپنی عزتوں کو نظر انداز کردینا اور خدا کے حضور اپنی انا کو کلیۃً قتل کردینا اس کی نشانی ہے۔ سر منڈوانا وقف کی بھی نشانی ہے۔ وقف بھی اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی میں نہیں باقی جگہوں پر بھی یہی چیز چلی آرہی ہے۔ ننیں (Nuns) بھی سر منڈواتی ہیں تو یہ جو سر منڈوانا ہے یہ عالمی طبعی اظہار ہے اس بات کا کہ ہم خدا کے ہوگئے، کسی کے ہوگئے اور اس میں چونکہ عشق کا مضمون ہے، اس لئے سر منڈوا کر ڈھانپنے سے کیا فائدہ ہوا۔ وہ تو پھر شرمانے والی بات ہے۔ جہاں تک نماز کا مضمون ہے وہاں سر ڈھانپ کر ہی پڑھی جاتی ہے۔

(مجلس عرفان 30 جون 1995ء)

سوال: حجر اسود کالے رنگ کا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ جنت سے یہ سفید رنگ کا دودھیا پتھر تھا اور اس کو بوسہ دے دے کر گنہگار لوگوں نے کالا کردیا ہے؟

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ جو حجر اسود ہے یہ ان پتھروں میں سے ہے جو آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ پہلے سفید تھے، لیکن زمین کی گنہگار فضا میں جب داخل ہوئے تو یہ کالے ہوگئے۔ اس کا مطلب وہ سمجھ نہیں سکے اور آج تک بھی اکثر لوگ اس کو ظاہری طور پر انہی معنوں میں لے رہے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس گھر کو خدا تعالیٰ

عبادت کے لئے پہلا گھر قرار دیتا ہے اور ہرگز یہ بعید نہیں کہ جس طرح شہاب ثاقب (Meteors) آسمان سے گرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس گھر کی عبادت کے لئے اس کا آسمان سے پہلا تعلق بنانے کے لئے ظاہری طور پر یہاں شہاب ثاقب(Meteors) کی بارش کی ہو اور انہی پتھروں سے خدا کے پہلے نبی نے یہ گھر بنایا۔ میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کی مراد یہی ہے اور یہ ایک تجربہ شدہ سائنسی حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی پتھر آسمان سے زمین کی فضا میں داخل ہوتا ہے تو اس کی کثافت کی وجہ سے اس کو آگ لگ جاتی ہے جس کی گرمی سے وہ جھلس جاتا ہے اس لئے اگر سفید رنگ کا بھی چلا ہو تو نیچے زمین تک پہنچتے پہنچتے وہ کالا ہو چکا ہوگا تو یہ ایک طرز بیان ہے۔ کثافت کو گناہ کہہ کر ایک بڑی فصاحت و بلاغت پیدا کردی ہے کہ آسمان سے صاف چیز اتری تھی، زمین پر آکر گندی ہوگئی۔ مراد یہ ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کلام نازل ہوتا ہے، لوگ اپنی گندگیاں اس میں شامل کر دیتے ہیں خدا کی طرف منسوب کرکے اور جو نور آیا ہوتا ہے بعد میں اس کے منہ پر کالک آجاتی ہے۔ یہ ایک نصیحت کے رنگ میں تمثیلی کلام تھا جسے لوگ سمجھ نہیں سکے۔

(مجلس عرفان ہالینڈ جون 1987ء)

سوال: ایک مرحوم احمدی کے ورثاء نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں لکھا کہ مرحوم کا پختہ ارادہ حج پر جانے کا تھا، مگر موت نے مہلت نہ دی۔ کیا یہ جائز ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی آدمی خرچ دے کر بھیج دیا جاوے؟

جواب: فرمایا جائز ہے اس سے متوفی کو ثواب حج کا حاصل ہوجائے گا۔ (فقہ احمدیہ حصہ عبادات)

سوال: کیا حج بدل کے لئے ضروری ہے کہ حج پر وہی شخص جائے جس نے پہلے خود حج کیا ہو؟

جواب: حج بدل کا جواز مختلف احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ ان میں سے جو زیادہ صحیح روایات ہیں ان میں اس شرط کا کوئی ذکر نہیں کہ جو شخص حج بدل کے لئے جائے، پہلے اس نے خود اپنا حج کیا ہوا ہو۔ یہ حدیثیں بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کی باقی کتابوں میں مروی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے باپ پر حج فرض تھا، لیکن اب وہ اتنا بوڑھا ہو چکا ہے کہ اونٹ پر سہارے کے بغیر سیدھا بیٹھ بھی نہیں سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو تم اس کی طرف سے حج کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب الحج عن العاجز)

ائمہ میں سے امام ثوری، امام ابوحنیفہ اور ان کے متبعین ان احادیث کی بنا پر اس بات کے قائل ہیں کہ حج بدل کے لئے یہ کوئی ضروری شرط نہیں کہ حج پر جانے والا پہلے خود حاجی ہو۔ چنانچہ فقہ مذاہب اربعہ میں ہے کہ حنفیوں کا مسلک یہ ہے کہ ایک سمجھدار نوعمر حج کی غرض سے جاسکتا ہے، اسی طرح عورت اور غلام بھی حج بدل کرسکتے ہیں اور ایسا ہی وہ شخص بھی حج بدل کے لئے جاسکتا ہے جس نے خود حج نہ کیا ہوا ہو۔

اس کے بالمقابل ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی، ابن جبان وغیرہ تیسرے درجہ کی کتابوں میں ایک حدیث ہے، جس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص حج بدل کے لئے جائے، وہ پہلے خود حاجی ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے ہوئے یعنی حج بدل کا احرام باندھتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے پوچھا شبرمہ کون ہے؟ اس نے عرض کیا میرا بھائی یا عزیز ہے۔ آپؐ نے پھر پوچھا کیا تم نے خود حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پہلے اپنا حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

اس حدیث کا مندرجہ ذیل جواب دیا گیا ہے:

اس حدیث کے دوسری روایت میں جو الفاظ ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے کہ یہ حج تو شبرمہ کی طرف سے ہوا پھر اپنی طرف سے حج کرنا۔ ان الفاظ سے اس حدیث کا اضطراب واضح ہے، اس لئے یہ روایت ان احادیث کا مقابلہ نہیں کرسکتی، جن میں ایسی شرط کا کوئی ذکر نہیں۔

حج بدل کی حکمت یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی زیارت کے لئے جاسکیں اور غربا کو بھی ان برکات سے حصہ پانے کا موقع مل جائے، ایسی پابندیوں کی متقاضی نہیں ہے۔

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات)

سوال: کیا بوڑھی عورت زائد از ساٹھ سال غیر محرم کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے؟

جواب: بوڑھی عورت ایسی عورتوں کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہے جن کے ساتھ ان کے محرم ہوں۔ اگر صرف مرد ہی ہوں اور ساتھ کوئی عورت نہ ہو تو پھر حج کے لئے جانے کی اجازت نہیں۔ کئی مجبوریاں پیش آجاتی ہیں مثلاً بیماری، موت، فوت ہے اور ایسی حالت میں عورت ہی بعض انتظامات میں حصہ لے سکتی ہے۔ بہرحال دوسری عورتوں کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔ صرف مردوں کے ساتھ نہیں۔

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات)

سوال: ایک شخص حج کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے، راستہ میں فوت ہوجاتا ہے، کیا اس کی طرف سے کسی اور کو حج کرنا چاہئے؟

جواب: حج کی صحت کا دارومدار نیت اور عملی کوشش پر ہے۔ جب کسی نے ارادہ کے ساتھ عملی کوشش بھی کی اور راستہ میں وفات کی وجہ سے ظاہری رنگ میں حج کی تکمیل نہ کرسکا تو خدا تعالیٰ کے حضور اس کا حج ہوگیا اور جو ثواب مقدر تھا وہ اس کو مل گیا۔ وفات اس کے اپنے اختیار میں نہ تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہ تقدیر چلائی۔ اس لئے اس بنا پر حج کے ثواب سے محرومی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

جو شخص اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ کے حضور جانے کے لئے نکلا اور پھر منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی موت نے اس کو آلیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیت اور عمل کا ضرور اجر دے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا اجر محفوظ ہوگیا۔ (سورۃ النساء آیت 101)

اسی طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کی نیت سے نکلے اور پھر راستہ میں مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت اور عمل کے مطابق اسے غازی، حاجی یا عمرہ کرنے والے کا ثواب دے گا۔ رہا دوسرے کو اس کی طرف سے حج کے لئے بھجوانے کا مسئلہ تو یہ بات جائز اور باعث ثواب ہے، لیکن ضروری نہیں۔

اس بارہ میں علماء حنفیہ لکھتے ہیں کہ مرنے والے کی وصیت کے بغیر اس کی طرف سے حج کروانا ضروری نہیں۔ ہاں اگر وہ وصیت کر جائے اور اس کے ترکہ کے تیسرے حصہ سے یہ وصیت پوری کی جاسکتی ہو تو پھر وارثوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی وصیت کے مطابق کسی نیک متقی کو حج کے لئے مکہ مکرمہ بھجوائیں۔

(فقہ احمدیہ حصہ عبادات)

سوال: بدھوں میں جانوروں کی قربانی کو بہت زیادہ معیوب سمجھا جاتا ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر ہزاروں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ جانوروں کی جگہ اتنے پیسے غربا پر خرچ کردیئے جایا کریں؟

جواب: کیا آپ بدھوں کو خوش کرنے کے لئے ایک اصول توڑیں گے اور یہ کہاں کہاں کریں گے۔ بدھ تو دنیا میں ہر جگہ نہیں ہیں۔ دوسرے بدھ خود ہر سانس میں اربوں جانوروں کی قربانی دے رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ سانس لیتے ہیں تو اتنے بیکٹیریا ان کے جسم میں داخل ہوجاتے ہیں اور مر کے نکلتے ہیں کہ ان کا شمار نہیں کرسکتے۔ پس انسان اعلیٰ وجود ہے، جس کی خاطر ادنیٰ کی قربانی جاری ہے اور وہ خود بھی یہ قربانی دے رہے ہیں۔ انسان کے مقابلے میں آخر جانور ادنیٰ ہی تو ہیں۔ (مجلس عرفان 9/اکتوبر 1983ء)

سوال: کیا یہ جائز ہے کہ گوشت کے ضیاع کے پیش نظر جانوروں کی جگہ اتنے پیسے غربا پر خرچ کردیئے جائیں؟

جواب: جہاں تک حج کا تعلق ہے حاجی کو وہیں قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ جو قربانیاں ہیں وہ ضروری نہیں کہ وہیں ہوں مثلاً آپ یہاں قربانی کی بجائے قادیان میں دلواسکتے ہیں۔ کسی اور ملک میں دلواسکتے ہیں۔ انگلینڈ والے ہیں، امریکہ والے ہیں وہاں ضرورت کوئی نہیں ہے۔ وہاں غریب آدمی نہیں ہیں جن میں گوشت تقسیم کیا جاسکے۔ ویسے ہی مشکل ہے وہاں اجازت بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ سارے لوگ دوسرے غریب ملکوں میں قربانی کے لئے پیسے بھیج دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک حج کا تعلق ہے وہاں حاجی کی عبادت کے اندر یہ بات داخل ہے۔ اس لئے اسے خود وہاں قربانی دینی چاہئے۔

(مجلس عرفان 9/اکتوبر 1983ء)

''فقہ احمدیہ از حضرت حافظ روشن علی صاحب'' میں حج سے متعلقہ بعض سوالات بنا کر ان کے جوابات دیئے گئے ہیں جو یکجا صورت میں ذیل میں پیش ہیں۔

سوال: حج کن شرائط سے فرض ہوتا ہے؟

جواب: سفر خرچ اور سواری اور صحت بدنی اور راستہ کا امن۔ یہ چار حج کی شرطیں ہیں۔

سوال: حج کی جگہ اور حج کا وقت کیا ہے؟

جواب: حج کی جگہ مکّہ اور اس کے اردگرد کے میدان ہیں اور حج کا وقت یہ تین مہینے ہیں۔ شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ۔

سوال: مکہ معظّمہ میں کن کن کاموں کے لئے شرعاً آدمی جاسکتا ہے؟

جواب: حج، عمرہ، قران، تمتع، ان چار کاموں کے لئے مکہ معظّمہ میں آدمی جاسکتا ہے۔

سوال: حج کے کیا کام ہیں اور ان کے کرنے کی کیا کیفیت ہے؟

جواب: حج کے کام دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

SHAHEEN REISEN
Authorised Travel Agency
آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنیوالوں کے لئے
جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS
آنے والوں کے لیئے FERRY کی سستی بکنگ کروائیں مذید معلومات کے لیئے ٹیلیفون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ
Arshad Ahmad Shahbaz
-Chief Executive-
Fon: 06151 - 36 88 525
Fax: 06151 - 36 88 526

info@shaheenreisen.de
Ferry offer for UK
! OPEN TICKETS !
Adresse: Esselbornstr. 8 - 64289 Darmstadt
Bankverbindung: Shaheen Reisen - Kontonr.: 716 985 504 - BLZ: 370 100 50 - Postbank Köln
www.shaheenreisen.de

میدان عمل میں خدمت دین اور تائیدات الٰہی کے دلچسپ اور ایمان افرز واقعات

(داؤد احمد حنیف۔ مبلغ امریکہ)

تیسری اور آخری قسط

الحاج ابوبکر جالو آف بنسا نگ سے گفتگو

خاکسار نے جارج ٹاؤن کے سارے علاقہ کے اماموں اور لیڈروں سے ملنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا اور اس پر باقاعدہ عامل رہا اور ہر ایک کو جتنا ممکن تھا پیغام حق پہنچایا۔ لوگ مجھے ڈراتے تھے کہ علاقہ میں بڑے بڑے علماء وامام اپنے اپنے مخصوص علاقہ میں بڑے دبدبے اور رعب سے مقتدیوں پر حکومت کرتے ہیں اور مقتدی ان کے اشاروں پر چلتے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ وہ ان کے زیر اثر علاقہ کے لوگوں سے کوئی بات کر سکے۔ اس لئے آپ ان کے پاس نہ جائیں اور ان کو براہ راست پیغام نہ پہنچائیں۔ خاکسار نوجوان تھا اور ڈر یا خوف کا طبیعت میں نام ونشان نہ تھا نہ موت سے کوئی خوف تھا اس لئے ہر جگہ اور ہر امام سے ملنے گیا۔

الحاج ابوبکر جالو صاحب فولانی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور سارے گیمبیا میں تیجانی فرقہ والے انہیں ولی اللہ کہتے تھے۔ خاکسار اپنے ایک نو احمدی دوست مکرم محمد با صاحب کو ساتھ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عربی کُتب "حمامة البشریٰ۔ مکتوب احمد۔ القول الصریح فی ظهور المهدی و المسیح" خاص طور پر خاکسار کے پاس تھیں۔ الحاج صاحب کسی کے ساتھ محو گفتگو تھے۔ جب وہ فارغ ہوئے تو ان سے سلام کیا اور اپنا تعارف کروانے کے بعد ان کی خدمت میں عربی کُتب کا تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ خاکسار نے انہیں مزید ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ یہ کتب آپ کیلئے بطور تحفہ پیش کر رہا ہوں ان میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تشریح اور دینی مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ جب آپ کو فرصت ہو پڑھ کر اپنی رائے سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اُن کی آنکھیں خراب ہیں اور وہ پڑھ نہیں سکتے اس لئے کتاب کا تحفہ قبول نہیں کر سکتے۔ خاکسار نے مزید ترغیب دینے کیلئے کہا کہ یہ کُتب تو آپ کیلئے تحفہ ہیں جب آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی تو اس وقت پڑھ لیں۔ انہوں نے دوبارہ انکار کیا اور کُتب قبول نہ کیں۔ اسی اثناء میں انہوں نے ایک طالب علم بزرگ کو کہا کہ تفسیر کی کتاب لائیں تا کہ آپ کو پڑھاؤں۔ اس پر خاکسار نے اجازت چاہی کہ آپ تدریس میں مصروف ہوں گے ہم بعد میں واپس آجائیں گے تا کہ مزید دینی امور پر بات چیت کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا نہیں آپ بھی بیٹھ جائیں اور تفسیر سُن لیں۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ آپ کس زبان میں تفسیر کریں گے؟ فرمانے لگے لوکل زبان میں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ مجھے تو لوکل زبان آتی نہیں اور یونہی وقت ضائع ہوگا۔ انہوں نے فرمایا آپ کو متن کی تو سمجھ آئے گی۔ خاکسار نے کہا کہ وہ تو مجھے پہلے ہی آتا ہے اس لئے آپ تسلی سے انہیں پڑھا لیں بعد عصر آپ کے پاس آجائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر آنا ہو تو آپ اکیلے آسکتے ہیں ساتھ کسی دوسرے کو ہرگز نہ لائیں۔ خاکسار نے انہیں کہا کہ یہ میرے ترجمان ہیں اور سامعین کو اس ذریعہ سے فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہرگز نہیں اگر آنا ہے تو انہیں ساتھ نہیں لانا۔ ان کا مقصد یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم دونوں عربی میں بات کریں گے اور سامعین کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ کیا مسئلہ زیر بحث رہا۔ خاکسار نے انہیں کہا ان کو مَیں کہاں چھوڑوں گا پھر کبھی دیکھ لیں گے اور ان سے مایوس ہو کر چلنے لگے تو انہوں نے کچھ رقم خاکسار کو پیش کی کہ آپ دوپہر کا کھانا کہیں سے کھا لیں۔ خاکسار نے جواب دیا کہ کھانے کیلئے تو میرے پاس بہت رقم ہے البتہ اگر یہ رقم آپ دین کی خدمت کیلئے دیں تو مَیں آپ کو اس کی رسید بھجوا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہرگز ہرگز نہیں یہ صرف آپ اپنے ذاتی مصرف میں لے آئیں۔ خاکسار نے اس صورت میں رقم لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے میری طرف سے دیئے گئے تحفہ کتب قبول نہیں کیا اس لئے خاکسار بھی یہ رقم آپ سے نہیں لے سکتا۔ چنانچہ اس پر گفتگو ختم ہوگئی اور ہم واپس چلے آئے۔ سارا راستہ یہی سوچتے طے ہوا کہ یہ شخص اس ملک کے مسلمانوں کے بہت بڑے (اگر سب سے بڑے نہیں تو) رہنما ہیں لوگوں پر ان کا بہت اثر ہے۔ انہیں ولی اللہ سمجھتے ہیں اُمید تھی کہ اگر ان کا تعلق خدا تعالیٰ سے کسی قدر ہے تو ان میں تعصب نہ ہوگا اور وہ بڑی خوشی سے ظہور مہدی اور موعود امام کی خبر سنیں گے اور آپؑ کے پیغام کو بغور پڑھیں گے اور ممکن ہے کہ اس کی تصدیق کر دیں یا براہ راست قبول ہی کر لیں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ بھی تعصب سے پُر ہیں بلکہ جھوٹ بولنے سے بھی احتراز نہیں کرتے اور نہ ہی سچ بولتے ہیں۔ غور فرمائیں کہ اگر ان کی آنکھیں خراب تھیں تو اسی وقت وہ اپنے طلباء کو پڑھانے کیلئے کتاب منگواتا ہے اور انہیں پڑھانے لگتا ہے؟ ان میں جرأت بھی نہ تھی ورنہ صاف کہتے کہ مَیں آپ کے پیغام کو غلط سمجھتا ہوں اس لئے یہ کتابیں قبول نہیں کر رہا۔ جھوٹا بہانہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ وہ شخص ہے جسے سارے ملک میں ولی اللہ سمجھا جاتا تھا۔ مسیح موعودؑ کے ایک ناچیز نمائندہ کے سامنے گھبراہٹ کا شکار ہو کر بہانے بناتا ہے۔ یہ غالباً آنحضرتؐ کی طرف سے روحانی مدد اور رعب تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے غلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس الحاج کے دل پر ڈالا اور وہ بہانے بنانے لگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے کی دعا کرتے ہوئے ہم واپس آگئے۔

ٹرانسپورٹ کی کمی اور سفر میں مشکلات

جب خاکسار کو دوبارہ گیمبیا بھجوایا گیا اور باتھرسٹ دارالحکومت گیمبیا سے جارج ٹاؤن کیلئے روانہ ہوا تو خاکسار کے ساتھ ایک لوہے کی چارپائی اور ذاتی سامان تھا ایک سو بیس میل کا سفر تو آرام سے گزر گیا اور ہم سومہ ٹاؤن پہنچ گئے۔ یہاں سے آگے سڑک خراب تھی اور ٹرانسپورٹ بھی بمشکل ملتی تھی۔ عصر سے مغرب تک ٹرانسپورٹ کے انتظار میں گزر گئی مگر کوئی ٹرانسپورٹ نہ ملی۔ اندھیرا ہونے لگا خاکسار اکیلا غیر ملکی اپنے سامان کے ساتھ سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک لینڈ رُوور کھڑی ہوئی اور کنڈکٹر صاحب نے پاکلیبا جانے کی آواز لگائی۔ یہ جگہ جارج ٹاؤن کی جانب قریباً یہاں سے 24 میل دُور تھی جبکہ جارج ٹاؤن یہاں سے 70 میل کے فاصلہ پر تھا۔ خاکسار اس پر سوار ہو گیا کہ چلو مزید کچھ حصہ سفر کٹ جائے گا۔ سامان انہوں نے چھت کے اوپر باندھ لیا اور ہم روانہ ہو کر پاکلیبا پہنچ گئے۔ عشاء کے کافی بعد ہم وہاں پہنچے۔ انہوں نے وہاں اتار دیا۔ گھُپ اندھیرے میں سڑک کے کنارے سامان کے ساتھ کھڑا ہو کر آگے جانے والی کسی ٹرانسپورٹ کی انتظار شروع کی۔ اگرچہ رات ہو جانے کے باعث بہت کم اُمید تھی کہ کوئی ٹرانسپورٹ آگے جانے کیلئے آئے گی مگر رات رہنے کی بھی کوئی جگہ نہ تھی اس لئے بس کھڑا انتظار کرتا رہا کہ اچانک ایک پیٹرول ٹینکر یہاں آ کر رُکا۔ اُس سے دریافت کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ بصّے جانا ہے۔ یہ مقام جارج ٹاؤن سے پچاس میل آگے واقع ہے۔ ان سے کہا کہ مجھے بھی لے جاؤ ۔ رات ہے مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں ایک تو سیدھا بصّے جا رہا ہوں جبکہ جارج ٹاؤن مین سڑک سے ہٹ کر قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اور دریا بھی راستے میں واقع ہے وہاں میں نہیں جا سکتا۔ اگر آپ دریا کے کنارے تک جانا چاہیں تو مَیں وہاں اُتار سکتا ہوں۔ خاکسار نے آمادگی ظاہر کی انہیں کرایہ ادا کیا انہوں نے میری لوہے کی چارپائی ٹینک کے ساتھ باندھ دی اور ڈرائیور کیساتھ والی سیٹ پر مجھے بٹھایا اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ قریباً بیس میل کا سفر طے کرنے کے بعد عین جنگل کے درمیان ٹینکر رُک گیا۔ پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ انجن کے Electrical System میں نقص واقع ہو گیا ہے۔ اب اسے درست کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر ٹھیک ہو گیا تو آگے جا سکیں گے ورنہ یہیں رہیں گے۔ قریباً ایک گھنٹہ کی محنت کے بعد خدا خدا کر کے انجن ٹھیک ہو گیا اور ٹینکر منزل کی جانب رواں دواں ہو گیا اور بالآخر رات 3 یا 4 بجے کے قریب دریا کے کنارے پہنچ گیا۔ میرا سامان انہوں نے اُتار دیا اور آگے روانہ ہو گیا۔ خاکسار اپنے سامان کے پاس جنگل میں اکیلا کھڑا تھا۔ جنگلی جانوروں کا بھی خطرہ موجود تھا۔ یہاں سے آبادی ایک میل کے فاصلہ پر تھی دوسری جانب دریا تھا جو ایک فیری کے ذریعہ پار کرنا ہوتا تھا اور فیری صبح نو بجے کام شروع کرتی تھی۔ سامان کے باعث خاکسار پیدل بھی کہیں نہیں جا سکتا تھا۔ یہ جگہ اردگرد جنگل ہونے کے باعث بڑا خوفناک نظارہ تھی۔ مگر رات کے چار بجے کہیں اور جایا نہیں جا سکتا تھا چنانچہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے خاکسار نے اپنی چارپائی وہیں سڑک کے کنارے بچھائی اور اپنے صندوق کا سرہانا بنایا اور صبح کی انتظار میں لیٹ گیا اور یہ سوچتے ہوئے سو گیا کہ جنگل سے کوئی جانور اگر آ گیا یا کوئی شخص چور وغیرہ اگر آ ہی گیا تو دُور سے خاکسار کو ایسے لیٹے ہوئے پائے گا تو حملہ کرنے سے گھبرائے گا کہ جو اس طرح اکیلا یہاں پڑا ہوا ہے اس میں کوئی بات ہے اس کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ بس یہ سمجھتے ہوئے لیٹے لیٹے سو گیا۔ الحمدللہ صبح ہوئی کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ پہلی فیری پر دریا پار کیا اور وہاں پر چلنے والی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ سامان جارج ٹاؤن مشن ہاؤس پہنچ گیا۔ ان دنوں مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ وہاں پر متعین تھے اور انہی سے خاکسار نے چارج لے کر کام شروع کرنا تھا۔ وہ بیچارے سخت پریشان ہوئے کہ دارالخلافہ سے جارج ٹاؤن تو دن کے وقت پہنچنے میں بہت مشکل ہوتی ہے یہ صبح سویرے کیسے پہنچ گئے اور غیر ملک میں رات بھر کیسے سفر کرتے رہے۔ خاکسار نے سفر کی داستان سُنا دی اور ہم نے خدا تعالیٰ کا بخیریت پہنچنے پر بہت شکر ادا کیا۔ مکرم مرزا صاحب چارج دے کر پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے۔

خاکسار کا جارج ٹاؤن میں دوسرا دور شروع ہوا۔ اب یہ علاقہ خاکسار کیلئے جانا پہچانا تھا۔ چنانچہ تبلیغ و تربیت کا کام پوری سنجیدگی سے شروع کر دیا گیا اور اسے مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کیلئے سب سے پہلے مشن کیلئے زمین کا حصول تھا۔ چنانچہ خاکسار نے اس ضمن میں دو اطراف میں کام شروع کیا۔ ایک تو گورنمنٹ سے Lease پر دو ایکڑ کا پلاٹ آبادی کے کنارے پر لینے کی درخواست دی اور دوسری طرف ٹاؤن کے اندر آبادی میں جہاں ایک کمرہ کرایہ پر کچھ سال قبل خاکسار نے لیا تھا اب اُسی مالک مکان کے دوسرے مکان سے دو کمرے کرایہ پر لئے ہوئے تھے۔ اُسی مالک مکان کو ترغیب دی کہ اگر وہ اپنے اس بڑے پلاٹ کا وہ حصہ جو پہلی دفعہ ہم نے کرایہ پر لیا تھا اور اُس کے ساتھ پلاٹ کا خالی حصہ ہمیں فروخت کر دیں تو ہم خرید لیں گے۔ ٹاؤن کے لوگوں میں جماعت کے خلاف بہت ردّعمل تھا اور یہ لوگ ابھی تک اسی کوشش میں تھے کہ احمدی مبلغ کو یہاں سے نکال باہر کریں اور دوسری طرف خاکسار کی کوشش تھی کہ ہمارا اپنا پلاٹ ہو اور اپنا مشن ہاؤس اس میں تعمیر کریں۔ اس کے لئے بڑی حکمت سے خاموشی سے کام کرتے ہوئے دوسرے دور میں خاکسار کو گورنمنٹ سے Lease والا پلاٹ بھی مل گیا اور جہاں رہائش تھی وہ پلاٹ بھی خرید لیا گیا اور اس پر ایک خوبصورت مشن تیسرے دور میں ممکن ہو سکا۔

تیسرے دور میں جب خاکسار بھجوایا گیا تو ساتھ میری بیوی بچوں کو بھی بھجوانے کی اجازت ملی تھی۔ چنانچہ اس وقت خاکسار کے دو بچے، بڑا بیٹا محمد احمد اور بیٹی فائقہ داؤد تھے۔ ہم جارج ٹاؤن پہنچے۔ مشن ہاؤس کے پاس مکان وہی تھا جو کئی سال پہلے خاکسار نے کرایہ پر ایک کمرہ لیا تھا۔ اب اس کے ساتھ والے تین کمرے مزید بھی تھے۔ اس مکان کی تفصیل کچھ یوں تھی۔ یہ چار کمرے مستطیل شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے اکیلے اکیلے کمرے تھے۔ اندر سے ان کو آپس میں دروازے نکال کر ملایا ہوا نہیں تھا۔ اور کمرے کی دیواریں کِرنٹنگ کی بنی ہوئی تھیں۔ کرنٹنگ ایک سخت قسم کے سرکنڈے یا اُس لکڑی کے مشابہ لکڑی سے بنائی جاتی ہیں جس سے ہمارے ملک میں ٹوکرے بنائے جاتے ہیں۔ ان کی دیوار کھڑی کر کے اس پر سیمنٹ یا چکنی مٹی سے لیپ کر پلستر کر دیا جاتا ہے۔ یہ چار کمرے سیمنٹ سے پلستر کئے ہوئے تھے۔ چھت ٹِین کی بنی ہوئی تھی اس طرح دو دروازے بھی ٹِین سے بنے ہوئے تھے۔ سامنے ایک لمبا برآمدہ تھا اور اس عمارت سے 20 فٹ پیچھے اسی قسم کا ایک غسل خانہ اور ٹائلٹ بنایا گیا تھا۔ میری اہلیہ صاحبہ نے ایک کمرے کو کچن بنا لیا۔ ایک کمرہ رہائش کیلئے ایک بطور مسجد اور ایک مہمانوں کے لئے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

استعمال ہوتا تھا۔

اس جگہ سانپ وغیرہ بھی بہت ہوتے تھے اور خاکسار نے بہت سے سانپ مارے اور احاطہ کو بالآخر بظاہر محفوظ کرلیا۔ گو کبھی کبھار کوئی سانپ نظر آجاتا۔ احاطہ کی چار دیواری بھی کرنٹنگ کی بنی ہوئی تھی۔ مکان کی چھت زیادہ بلند نہیں تھی اور گرمی انتہا کی پڑتی تھی۔ فریج تھے نہیں اس لئے پاکستان سے آنے والی عورت اور بچوں کو ہر طرف سیاہ فام لوگوں کا سامنا، زبان بھی نہیں آتی تھی اور ان حالات میں سخت خوف اور پریشانی لاحق ہوگئی اور کچھ مہینے گزارنے کے بعد میری اہلیہ صاحبہ نے خاکسار کو بتائے بغیر میری والدہ صاحبہ کو اپنی پریشانی کا خط لکھ کر اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہا کہ انہیں واپس کسی طرح پاکستان بُلا لیں۔ ایسا خط ملنے پر والدہ صاحبہ کو بڑی پریشانی ہوئی لیکن انہوں نے اہلیہ کو وقف کی رُوح کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مشکل کو خدا کی خاطر برداشت کرنے کی تلقین کی اور حوصلہ دلایا اور بیحد دعائیں کیں۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ان کا دل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گیمبیا میں لگ گیا۔ بچے سکول جانے لگے ان کے کچھ دوست بن گئے اور اس طرح حالات سے ان کی صلح ہوگئی اور زندگی نارمل ہوگئی۔ ایک سال انہی حالات میں جارج ٹاؤن رہے۔ البتہ دوسرے حصہ صحن میں ایک پختہ عمارت بھی تعمیر کروانے کی توفیق ملی جو مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب کی خصوصی توجہ، رقم اور سامان مہیا کرنے کے نتیجہ میں بنائی گئی اور افتتاح فرمایا۔ یہ پہلی دفعہ تھی کہ جماعت کے فنکشن میں مخالفین احمدیت ہماری دعوت پر شامل ہوئے اور جارج ٹاؤن کی فضا میں کافی تبدیلی آئی۔

جنوری 1978 میں ہمیں باتھرسٹ دارالخلافہ آنا پڑا کیونکہ بچے کی پیدائش متوقع تھی اور جارج ٹاؤن میں Delivery کی سہولیات میسر نہ تھیں۔ 16 رفروری 1978ء کو بیٹی فائزہ کی پیدائش ہوئی انہی ایام میں مرکز سے مکرم امیر صاحب کی رخصت پاکستان منظور ہوئی اور ان کی جگہ خاکسار کو امیر گیمبیا مقرر فرما دیا گیا۔

غالباً اسی سال کے آخر پر میری اہلیہ کو پہلی صدر لجنہ اماء اللہ مقرر فرمایا گیا چنانچہ انہیں گیمبین خواتین کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ گیمبیا کے احمدیہ نصرت ہائی سکول کے پہلے پرنسپل صاحب مکرم نسیم احمد صاحب کی بیگم محترمہ نگہت نسیم صاحبہ وائس پرنسپل اور ٹیچر مکرم محمد محمود اقبال صاحب کی بیگم مکرمہ امۃ الحی صاحبہ کو رخصتوں کے دوران میری اہلیہ صاحبہ کو ساتھ لے کر سارے ملک کا لجنہ کا دورہ کرتیں اور تربیت کے علاوہ تبلیغ کے فرائض میں بھی ہمارا ہاتھ بٹاتیں۔ انہیں لوکل زبان تو نہیں آتی تھی یہ بذریعہ ترجمان اور لوکل زبان میں مضمون اُردو میں لکھوا کر ساتھ لے جاتیں اور اُس کی مدد سے ہفتہ عشرہ کے دورے کرتیں۔ اس طرح لوکل احمدی مستورات میں بہت بیداری پیدا ہوئی اور کام کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے ماشاء اللہ خوب کام کرنے کی توفیق پائی۔

جارج ٹاؤن احمدیہ مسجد کی تعمیر

جارج ٹاؤن میں ہماری شروع میں بے انتہا مخالفت ہوئی تھی مگر آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی اور تعمیر مشن ہاؤس تک کافی کم ہو چکی تھی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی امارت کے شروع میں ہی یہاں پر مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ کرنٹنگ کے چاروں کمرے جو بہت بوسیدہ ہو چکے تھے گرا دئے گئے اور جس کمرے میں سب سے پہلے خاکسار کی رہائش ہوتی تھی اور مسجد کا کام بھی دیتا تھا۔ اُسے کچھ وسعت دے کر اُس پر ایک چھوٹی مسجد کی تعمیر شروع کروائی گئی۔ اس کی بنیاد رکھتے وقت خاکسار نے یہاں کے مخالفین احمدیت کو گھر گھر پہنچ کر دعوت دی۔ چنانچہ اکثریت بنیاد کے وقت حاضر تھی اور ان سے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھوائی گئیں مگر ہمارے سب سے بڑے مخالف الحاج جُنگنگ جُباٹے صاحب نہیں آئے تاہم وہ شام کو خاکسار کے پاس ملنے آئے اور معذرت کرنے لگے کہ بنیاد کے وقت وہ جارج ٹاؤن سے باہر گئے ہوئے تھے اس لئے نہ آسکے۔ خاکسار نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر انہیں کہا کہ کوئی بات نہیں۔ آج ہی بنیاد رکھی ہے آپ بھی ایک اینٹ دیوار میں لگا دیں تا کہ آپ کی بھی شرکت ہو جائے۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی ایک اینٹ دیوار میں رکھ دی اور عملی مخالفت احمدیت کی ختم کر دی۔ اور یہی خاکسار کا مقصد بھی تھا ان سے اینٹ بنیاد رکھوانے کا۔ جب بعد میں لوگوں میں یہ خبر پھیلی تو ظاہری مخالفت بند ہوگئی اور فضا ہمدردانہ ہونے لگی۔

یہ پہلی مسجد تھی جس پر مینار تعمیر کروایا گیا تھا اور اس پر روشنی کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس مسجد کا افتتاح خاکسار نے نماز جمعہ پڑھا کر کیا۔ جارج ٹاؤن کے بڑے بڑے تمام غیر احمدی مخالفین بھی شامل ہوئے۔ الحمدللہ دِلوں کو محبت سے جیتنے کا یہ احمدیت کی وہاں بہت بڑی فتح کا ثبوت تھا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں شروع میں اس قدر مخالفت تھی کہ لوگ احمدیت کے پاؤں جمانے میں روک تھے بلکہ احمدی مبلغ کو قتل کی دھمکیاں دیتے رہے اور نکال باہر کرنے کی سر توڑ کوششیں کرتے رہے۔ بالآخر پیغام حق کے قائل ہوگئے اور وہ مخالفت چھوڑ کر تعاون کرنے لگے۔ اور کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا عملی ثبوت مہیا کرنے لگے۔ الحمدللہ۔

بقیہ: حج کی عظیم عبادت اور فلسفہ
از صفحہ نمبر 11

مکہ معظّمہ میں داخل ہونے سے پہلے کرنے چاہئیں اور ایک وہ جو مکہ معظّمہ میں داخل ہونے کے بعد کرنے چاہئیں۔ وہ کام جو مکہ معظّمہ میں داخل ہونے سے پہلے کرنے چاہئیں حسب ذیل ہیں:

حج کی نیت سے سفر کرنا

میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا

میقات ہر طرف سے مکہ معظّمہ آنے والوں کے لئے الگ الگ ہیں۔ جو لوگ یمن کے راستہ سے یا یمن کی جہت سے یعنی جنوب کی طرف سے حج کرنے کے لئے جائیں ان کے لئے یلملم پہاڑی ہے۔ اور جو مدینہ طیبہ کی طرف سے آویں ان کے لئے ذوالحلیفہ مقام ہے۔ اور جو شام کی طرف سے آویں ان کے لئے جحفہ ہے۔ اور جو نجد کی طرف سے آویں ان کے لئے قرن المنازل۔ ہندوستانی جو جہاز کے راستہ جدہ کی طرف سے جاتے ہیں اس لئے ان کو احرام جہاز میں باندھنا پڑتا ہے۔ جہاز والے وہ موقع بتا دیتے ہیں۔

احرام کی کیفیت یہ ہے کہ جب آدمی میقات پر پہنچے تو مناسب ہے کہ غسل کرے اور دو رکعت نفل پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تُو مجھ سے قبول کرلے اور آسان کر دے۔ اس کے بعد دو چادریں پہن لے ایک تہ بند اور ایک اوپر۔ جب یہ لباس پہن لیا تو حاجی محرم ہوگیا، یعنی اس لائق ہوگیا کہ اللہ کے حرم میں جائے۔

سوال: مُحْرِم کو کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے؟

جواب: مُحْرِم کو اپنے اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں خرچ کرنے چاہئیں۔ اوّل تلبیہ۔ دوم اللہ اکبر۔ سوم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ چہارم سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ ذکروں کے ساتھ اپنے اوقات کو مشغول رکھے اور محرم کے لئے یہ جائز ہے کہ نہائے لیکن بغیر صابن وغیرہ کے اور محرم کے لئے بحری شکار بھی جائز ہے اور محرم کپڑے دھو سکتا ہے۔ اور محرم کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ سر کو ڈھکے یا سِلا ہوا کپڑا پہنے۔ یعنی کرتا، پاجامہ، کوٹ، پگڑی، ٹوپی، جرابیں اور موزہ سے پرہیز کرے اور احرام کی حالت میں خوشبو لگانا یا خوشبودار رنگوں سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا یا سر منڈوانا جوئیں نکالنا یا مارنا، جنگل کے کسی جانور کا شکار کرنا یا شکار کے کسی جانور کو ذبح کرنا یا شکار کی کسی کو ترغیب دینا یا شکاری کی امداد کرنا منع ہے۔ اور عورت محرمہ کو نقاب ڈالنا یا دستانے پہننا خوشبو لگانا یا خوشبودار رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا ناجائز ہے۔ عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ معمولی کپڑے، جو پہنتی ہے، وہ پہنے۔ یعنی پاجامہ، قمیص، دوپٹہ کا حرج نہیں اور جائز ہے کہ جب مرد سامنے آئے، منہ ڈھانپ لے اور باقی اوقات میں اپنا چہرہ کھلا رکھے۔ احرام باندھنے والے کے لئے جماع کرنا یا اس کے مقدمات، شہوانی باتیں کرنا، فحش شعر یا کلام اور فسق و فجور کے کام اور لڑائی منع ہے۔ اگر کوئی عورت سے جماع کرے گا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ یہ وہ کام ہیں جن کا مکہ معظّمہ میں داخل ہونے سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ اب وہ کام بتائے جاتے ہیں جن کا حرم بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد کرنا ضروری ہے۔

سوال: وہ کیا کام ہیں جو کہ حاجی کو حرم میں داخل ہونے کے بعد کرنے چاہئیں؟

جواب: حرم کے اندر نہ درخت کاٹنا جائز ہے نہ کانٹا توڑنا، نہ گھاس کاٹنا، نہ شکار کرنا، نہ کسی جانور کو اس کی جگہ سے بھگانا۔ مثلاً کوئی ہرن وغیرہ کسی درخت سایہ دار کے تلے بیٹھا ہو تو اس کو اٹھا کر اس کی جگہ خود لینی جائز نہیں۔ حرم کے اندر لقطہ اٹھانا، یعنی کسی کی گری ہوئی چیز اٹھانا جائز نہیں، مگر وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کی خوب منادی کرے۔ ہاں بعض موذی جانوروں کا قتل کرنا جیسے کہ ہر جگہ جائز ہے، ویسے ہی حرم میں بھی جائز ہے۔ جیسے کہ کاٹنے والا کتا یا حملہ آور درندہ یا سانپ اور بچھو اور کوّا اور چیل اور چوہا ان کے قتل کا کوئی حرج نہیں، سوائے ان جانوروں کے اگر کوئی دوسرا جانور وحشیوں میں سے قتل کرے گا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ جس کا فیصلہ دو عادل مسلمان کریں گے۔ ان دو مسلمانوں کا اختیار ہے کہ وہ مقتول جانور کے مثل جانور بیت اللہ میں قربانی کرا دیں۔ جیسے ہرن کے بدلہ میں بکرا، نیل گائے کے بدلہ میں گائے یا وہ دونوں حَکَم مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیں یا اسی انداز پر روزوں کا حکم دیں۔ حرم کے اندر جو شخص داخل ہو اس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے، خواہ وہ احرام کے لباس میں ہو یا احرام کے لباس سے آزاد ہو۔

جب حاجی شہر مکہ میں داخل ہونے لگے تو اس پر غسل مستحب ہے۔ جب بیت اللہ کو پہلی نگاہ سے دیکھے تو یہ دعا کی قبولیت کا موقع ہے جو چاہے دعا کرے۔ اور جب بیت اللہ کے پاس پہنچے تو جنوب مشرقی کونہ میں حجر اسود ہے اس کو بوسہ دے۔ پھر طواف شروع کرے۔ اس طرح کہ حجر اسود اس کے بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو وہاں سے بیت اللہ کے گرد چکر لگانا شروع کرے۔ سات چکر لگائے۔ ہر چکر میں حجر اسود کو ہو سکے تو بوسہ دے ورنہ ہاتھ لگائے۔ ہاتھ نہ لگا سکے تو ادھر ہاتھ کا اشارہ کر دے اور جنوب مغربی کونہ کو بھی ہاتھ لگائے اور موضع حطیم کو اپنے طواف میں شامل کرے۔ یہ بیت اللہ کا نقشہ دیکھنے سے واضح ہو جائے گا۔ جب سات دفعہ طواف پورا کر چکے تو بیت اللہ کے کسی طرف کھڑے ہو کر دو رکعت نفل پڑھے، بہتر ہے کہ وہ دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھے۔ پھر صفا مروہ کی طرف جائے، پہلے صفا پر چڑھے، اللہ اکبر کہے، بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دعا کرے، پھر مروہ جائے۔ اسی طرح سات چکر لگائے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر مکمل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حاجی حالت احرام میں مکہ میں رہے یہاں تک کہ ماہ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو۔

پس آٹھویں تاریخ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو اور ظہر سے پہلے پہلے وہاں پہنچ جائے۔ پھر ظہر و عصر، مغرب و عشا اس دن کی اور صبح کی نماز۔

نویں تاریخ اپنے اپنے وقت پر وہیں ادا کرے۔ نویں تاریخ صبح کی نماز کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہو، ظہر کے وقت وادی نمرہ میں پہنچے وہاں ظہر، عصر کی نماز جمع کر کے پڑھے۔ پھر میدان عرفہ میں داخل ہو۔ مغرب تک وہیں ٹھہرا رہے۔

حج کا بڑا رکن عرفات میں جانا ہے۔ یہاں کا وقت دعا اور ذکر الٰہی میں گزارے۔ جب آفتاب غروب ہو جائے تو عرفات سے واپس ہو، پھر مزدلفہ میں آئے۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھے، پھر مشعر حرام کے ٹیلہ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر اور دعا کرے پھر سورج کی ٹکیہ نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو۔

جب منیٰ میں پہنچے، تو رمی الجمار کا وقت دسویں تاریخ کو سورج چڑھنے کے بعد ہے اور باقی منیٰ کے دنوں میں زوال کے بعد ہے۔

سوال: ایام منیٰ کتنے ہیں اور ان میں کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ

ماہنامہ ''تشحیذالاذہان'' ربوہ جولائی 2007ء میں حضرت منشی امام الدین صاحبؓ پٹواری کے بارہ میں مکرم رحمت اللہ صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت منشی امام الدین صاحبؓ 1863ء میں میاں حکم دین صاحب کے ہاں (بٹالہ سے چارمیل دُور) قلعہ درشن سنگھ میں پیدا ہوئے۔ موضع دیال گڑھ ضلع گورداسپور سے پرائمری کرکے مزید تعلیم گورداسپور میں حاصل کی۔ پھر محکمانہ امتحان پاس کر کے بطور پٹواری ملازم ہوگئے اور قریباً 35 سال تک نیک نامی کے ساتھ یہ ملازمت کی۔آپ کو 1894ء کے اوائل میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی سعادت ملی۔

آپؓ اور آپ کی اہلیہ کا بعض دیگر احمدی مخلصین کی طرح یہ طریق تھا کہ جمعہ کی نماز کی خاطر بلاناغہ قادیان جاتے۔ بعدازاں آپؓ ہجرت کرکے قادیان آگئے جہاں سوائے سخت مجبوری کے ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے اور ہر چھٹے ساتویں روز قرآن کریم کا دَور ختم کر لیتے۔آخری بیماری میں جب خود تلاوت نہ کر سکتے تو اپنے نواسے مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سے قرآن مجید سنا کرتے۔

آپ سلسلہ اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی ہرگز برداشت نہ کرسکتے تھے۔ایک دفعہ آپ کے ایک افسر کے منہ سے سلسلہ کے خلاف نازیبا الفاظ نکل گئے۔آپؓ نے تمام لوگوں کے سامنے اسی وقت سختی سے اُس بات کی تردید کی اور کہا کہ میں ہرگز اس کی پرواہ نہ کروں گا کہ آپ میرے افسر ہیں اور کوئی ایسی گستاخی برداشت نہیں کروں گا۔آپؓ کی اس جرأت کا یہ اثر ہوا کہ اس افسر نے علی الاعلان ندامت کا اظہار کیا اور پھر کبھی سلسلہ کے خلاف نازیبا الفاظ نہ کہے۔

آپؓ کے عزم اور استقلال کا اس امر سے پتہ چلتا ہے کہ آپ حقہ پینے کے عادی تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خلافت کا ابتدائی زمانہ تھا جب حضورؓ نے حقہ کی مذمت بیان کی تو اس کے بعد آپؓ نے کبھی حقہ کو ہاتھ نہ لگایا۔شروع میں بیمار بھی ہوگئے۔کئی لوگوں نے مشورہ دیا کہ حقہ آہستہ آہستہ چھوڑ دیں لیکن آپؓ نے کبھی استعمال نہ کیا بلکہ کئی دیگر لوگوں سے بھی یہ عادت چھڑوائی۔

ناروے کی خوشگوار یادیں

جماعت احمدیہ ناروے کے رسالہ ''الجہاد'' مارچ 2007ء میں مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب سابق مبلغ ناروے و سویڈن نے اپنی بعض خوشگوار یادیں بیان کی ہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ پہنچا جہاں ہمارا مرکز ایک کرایہ کی عمارت میں تھا۔مکرم کمال یوسف صاحب سے چارج لیا۔ 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ گوٹن برگ تشریف لائے تو حضور کی رہائش کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا گیا۔ کچھ افراد نے بیعت بھی کی۔ حضور کی شخصیت پُر اثر اور نورانی چہرہ دیکھ کر لوگ بڑے متاثر ہوئے اور اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم نے ایسی نورانی صورت کبھی نہیں دیکھی۔ اس موقع پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ سویڈن میں مسجد کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کی جائے۔ سو زمین حاصل کرنے کیلئے کوشش شروع کر دی گئی۔ سویڈن کی مسجد کے لئے میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایک پلاٹ ہمیں الاٹ ہوگیا تو حضورؒ نے فرمایا کہ نقشہ وغیرہ تیار کروالو،مَیں خود آ کر بنیاد رکھوں گا۔1974ء کے حالات کی وجہ سے حضور جلدی تشریف نہ لا سکے۔ 1975ء میں حضور تشریف لائے اور سویڈن کی مسجد کی بنیاد رکھی۔اس موقع پر سرکاری نمائندے بھی آئے اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اخباروں میں خوب چرچا ہوا کہ سویڈن میں پہلی مسجد بن رہی ہے جو کہ جماعت احمدیہ بنارہی ہے۔ تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ یہ خبر پڑھ کر ایک سویڈش دوست مشن ہاؤس میں آئے اور جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ پھر لٹریچر پڑھ کر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئے۔حضور نے ان کا نام جعفر تجویز فرمایا۔پھر وہ مشن ہاؤس میں باقاعدہ آنے لگے، نماز سیکھی اور باقاعدگی سے ادا کرتے۔وصیت بھی کردی اور چندہ ادا کرنے لگے۔بعض پمفلٹس کا ترجمہ بھی کیا۔بچوں کے لئے ایک باتصویر کتابچہ بھی تیار کیا اور اسے شائع کر کے ہر گھر میں پہنچایا۔ جب صومالیہ میں قحط پڑا تو وہ ریڈکراس کی طرف سے وہاں جا کر خدمتِ خلق کرتے رہے۔واپس آ کر بھی صومالین کی مدد کے لئے کوشاں رہے۔اسی سلسلہ میں ایک حادثہ میں شہادت پائی۔ احمدیوں نے جنازہ پڑھا اور اجازت لے کر اسلامی طریق پر قبرستان میں تدفین کی گئی۔اگلے سال جب حضورؒ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو ان کی قبر پر جا کر بھی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین

مسجد کی بنیاد رکھے جانے کے بعد تعمیر کے لئے ایک فرم کی خدمات حاصل کی گئیں۔ایک سال میں تعمیر مکمل ہوئی۔مسجد کا نام حضورؒ کے نام پر مسجد ناصر تجویز ہوا۔صد سالہ جوبلی فنڈ سے تعمیر ہوئی اور یہ رقم حضور نے لندن سے بھجوائی جو کہ 10 لاکھ سویڈش کراؤن تھی۔1976ء میں حضور پھر سویڈن تشریف لائے اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔

پھر کچھ عرصہ پاکستان رہنے کے بعد مجھے دوبارہ سویڈن جانے کا ارشاد ہوا۔ ملاقات پر حضورؒ نے فرمایا کہ یوگوسلاو دوست کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئے ہیں، ان کو واپس لانا ہے اور ناروے میں زمین حاصل کر کے مسجد تعمیر کرنی ہے۔دونوں کام فوری ہونے چاہئیں۔

اوسلو میں نور احمد صاحب بولستاد نارویجن احمدی تھے جو کہ نوجوانی میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔نہایت مخلص احمدی ہیں۔ جب مسجد کے لئے کوشش کی تو اوسلو میں موقع کی زمین نہ مل سکی۔البتہ ایک مناسب عمارت کا پتہ لگا کہ بک رہی ہے۔کسی وقت یہ بلغاریہ کی ایمبیسی تھی۔حضورؒ سے اجازت لے کر یہ عمارت خریدی۔اس کے لئے رقم بھی صد سالہ جوبلی فنڈ سے حضورؒ نے عطا فرمائی۔اس فنڈ سے قائم ہونے والی یہ دوسری مسجد تھی۔تاہم حضورؒ نے ہدایت فرمائی کہ عمارت کے لئے رقم میں نے دیدی ہے۔اب اسے مسجد کی ضروریات کے لئے ڈھالنا اور ردّوبدل کرنا احباب جماعت کا کام ہے، اس کا خرچہ بھی مقامی جماعت کرے۔ چنانچہ میں نے جماعت میں تحریک کی کہ اس مقصد کے لئے ہر کمانے والا ایک ماہ کی آمد ادا کرے۔احباب جماعت نے تعاون کیا اور رقم مہیا کردی۔اوسلو میں عبدالغنی صاحب آف کھاریاں عمارتی کام کے ماہر ہیں، ان کی سرکردگی میں وقارعمل کر کے عمارت کو مسجد کی ضروریات کے لئے تیار کرلیا گیا۔ اور حضورؒ کی خدمت میں افتتاح کے لئے درخواست کی گئی نیز اس کا نام مسجد نور تجویز کر کے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے لکھا گیا جو کہ حضورؒ نے منظور فرمالیا۔ یہ نام رکھنے کی تین وجوہات میرے ذہن میں آئیں جو کہ میں نے حضورؒ کی خدمت میں تحریر کردیں۔ اول یہ کہ نور کا لفظ نارویجن زبان میں بھی ہے۔جس کے معنے شمال کے ہیں۔مسجد نور کا مطلب یہ ہوا کہ شمالی علاقہ کی مسجد۔ناروے کا علاقہ ہے بھی شمال میں گویا یہ مسجد اس لحاظ سے اسم بامسمّٰی ہوئی۔دوسرے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا اسم گرامی نورالدین تھا اس نسبت سے بھی یہ نام مناسب ہے۔تیسرے یہ کہ سب سے پہلے نارویجن دوست جو احمدی ہوئے ان کا نام حضرت مصلح موعودؓ نے نور احمد رکھا تھا۔چنانچہ حضورؒ نے اس نام کی منظوری دیدی۔

دانتوں کی صفائی کے چند طریقے

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ جولائی 2007ء میں دانتوں کی صفائی کے بارہ میں مضمون شائع ہوا ہے۔

انسان کا منہ عام طور پر اسّی (80) مختلف اقسام کے جراثیم سے بھرا ہوتا ہے جن میں سے خوراک کے ذروں سے تیزاب بناتے ہیں۔ یہ تیزاب دانتوں کی محافظ تہہ یعنی اینمل کو تباہ کر کے دانتوں میں کھوڑیں بنا دیتا ہے۔منہ کو ان جراثیم سے پاک رکھنے کا ابھی تک کوئی طریقہ دریافت نہیں کیا جاسکا سوائے اس کے کہ کھانے کے فوراً بعد دانت صاف کر لئے جائیں۔

دانتوں کی صحت کا دارومدار غذا پر ہے۔بچپن میں کیلشیم، وٹامن اے اور وٹامن ای سے بھرپور غذائیں کھانے والے بچوں کے دانت بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ زیادہ گرم اور ٹھنڈی اشیاء کے استعمال سے بھی دانتوں کے اینمل پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ منہ کے درجۂ حرارت میں شدید تبدیلیوں سے دانتوں کے اینمل کی تہہ میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں جن میں جراثیم داخل ہوکر نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

دانتوں کی لمبی زندگی کے لئے سب سے اچھا غذائی مشورہ میٹھی اور دانتوں کو چپکنے والی اشیاء کے استعمال سے پرہیز ہے۔ان اشیاء کا اثر دانتوں پر قریباً ایک گھنٹے تک قائم رہتا ہے اور ان سے ایسے تیزاب پیدا ہوتے ہیں جو دانتوں کو خراب کر دیتے ہیں۔اگر کوئی ایک ایک گھنٹے کے وقفہ سے 12 میٹھی گولیاں کھاتے ہیں تو آپ کے دانت 12 گھنٹے خطرے میں رہیں گے اور اگر آپ یک دم 12 میٹھی گولیاں کھاتے ہیں تو اس صورت میں آپ کے دانتوں کو درپیش خطرہ ایک گھنٹے پر ہی مشتمل ہوگا۔ چنانچہ کھانے کے درمیانی وقفوں میں میٹھی گولیاں چوسنے سے منع کیا جاتا ہے۔

صرف دورِجدید ہی میں دانتوں کی تکالیف عام نہیں ہوئیں بلکہ پتھر کے دَور کے انسان بھی اس عذاب سے دوچار تھے۔البتہ چاکلیٹ، ٹافیوں اور چیونگم نے دانتوں کی تباہی میں اضافہ کردیا ہے۔

دانتوں کی صفائی کے لئے پہلے ریشے دار لکڑی استعمال ہوتی تھی کیونکہ اسے چبانے سے دانتوں میں پھنسے ہوئے ذرات آسانی سے صاف ہوجاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نماز پنجگانہ سے پہلے مسواک کرتے تھے اس لئے مسواک کرنا سنت ہے۔ٹوتھ برش سے دانتوں کی صفائی اچھی طرح نہیں ہوپاتی اور دانتوں پر لگے ہوئے بسکٹ کا صرف 60 فیصد صاف ہوتا ہے جبکہ سیب کھانے سے 90 فیصد صفائی ہوتی ہے۔ نیز سیب کا باقاعدہ استعمال دانتوں کے انحطاط کو روکتا ہے کیونکہ اس میں ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف اور صحت مند رکھتے ہیں۔دانتوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ منہ کو صاف رکھنے کی صلاحیت جس قدر سیب میں ہے کسی اور پھل میں نہیں۔

کھانا کھانے کے بعد سیب کھانا ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ ٹوتھ برش استعمال کرتے ہیں۔اضافی فائدہ یہ ہے کہ سیب میں موجود تیزاب اپنی غذائی افادیت کے علاوہ منہ میں لعاب دھن کے بہاؤ میں اضافہ کرتا ہے جو دانتوں کے لئے بہت مفید ہے۔سیب کو اچھی طرح چبایا جائے تو یہ جراثیم کُش تیزاب دانتوں اور مسوڑھوں کو جراثیم سے پاک کردیتا ہے۔چنانچہ سیب کو دانتوں کا قدرتی محافظ کہا جاتا ہے۔

سہ ماہی ''الجہاد'' ناروے مارچ 2007ء میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے شائع ہونے والی مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی نظم سے انتخاب پیش ہے

وہ ساقیٔ کوثر کی مے سے کچھ ہم کو پلائے گا ساقی
مضراب سے دل کی تاروں کو پھر خوب ہلائے گا ساقی
جب ہر نگری سے پہنچیں گے دیوانے پیارے مہدی کے
پھر پرچمِ احمد کو اونچا وہ خوب اڑائے گا ساقی
جب تشنہ لبوں کے جلسہ میں مسرور کٹورے بھر دے گا
مومن بھی اس کی محفل میں کچھ پیاس بجھائے گا ساقی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

4th December 2009 – 10th December 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 4th December 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	Yassarnal Qur'an
00:55	MTA International News
01:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th December 1995.
02:35	Dars-e-Malfoozat
03:00	MTA World News
03:20	Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Quranic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 2nd December 1998.
04:20	Jalsa Salana Qadian Address: an address delivered on 27th December 2005 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
05:15	Journey of Khilafat
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 13th January 2005.
08:10	Le Francais C'est Facile
08:35	Siraiki Service
09:25	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 12th May 1994.
10:25	Indonesian Service
11:20	Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:50	Tilawat & MTA International News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
14:15	Dars-e-Hadith
14:25	Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jamaat.
15:30	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Jalsa Salana Ghana Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 18th March 2004.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:25	Casa Loma: an English documentary
22:55	Reply to Allegations [R]

Saturday 5th December 2009

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25	Le Francais C'est Facile
01:50	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th December 1995.
02:55	MTA World News
03:15	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009.
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 13th January 2007.
08:00	Question and Answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd December 1995. Part 1.
09:05	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009. [R]
10:05	Indonesian Service
11:00	French Service
12:05	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme.
13:50	Bangla Shomprochar
15:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) class [R]
15:50	Rah-e-Huda
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:15	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 1st August 2004.
22:05	Rah-e-Huda [R]
23:35	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009. [R]

Sunday 6th December 2009

00:40	MTA World News
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Tilawat
01:30	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th December 1995.
02:35	Ashab-e-Ahmad
03:10	MTA World News
03:30	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009.
04:30	Faith Matters
05:30	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to New Zealand.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 14th January 2007.
07:30	Faith Matters
08:35	Casa Loma: an English documentary
09:05	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of Mauritius.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th June 2007.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
12:50	Reply to Allegations
13:55	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009.
15:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
16:20	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Live Arabic Service
20:30	Casa Loma [R]
21:00	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
22:15	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009. [R]
23:20	Success Stories

Monday 7th December 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	MTA International News
01:20	Liqa Ma'al Arab: a sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th December 1995.
02:25	Friday Sermon: rec. on 4th December 2009.
03:30	MTA World News
03:50	Casa Loma
04:20	Question and Answer Session: recorded on 18th October 1998.
05:30	Success Stories
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht with Huzoor recorded on 21st January 2007.
08:05	Le Francais C'est Facile
08:30	Khilafat Jubilee Quiz
08:50	Rencontre Avec Les Francophones: recorded on 25th January 1999.
10:05	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 9th October 2009.
11:05	Jalsa Salana Speeches
12:00	Tilawat & MTA International News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon: rec. on 5th December 2008
14:35	Medical Matters
15:00	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Rah-e-Huda
17:25	Jalsa Salana Holland: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 18th June 2006.
18:10	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th December 1995.
20:30	MTA News
21:05	Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:25	Rah-e-Huda [R]

Tuesday 8th December 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10	Le Francais C'est Facile
01:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th December 1995.
02:35	MTA World News
02:50	Rencontre Avec Les Francophones: recorded on 25th January 1999.
03:50	Jalsa Salana Holland: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 18th June 2006.
04:40	Medical Matters
05:05	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 6th December 2009.
08:10	Question and Answer Session: rec. on 14th November 1998.
09:00	Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
09:55	Indonesian Service
10:55	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 27th February 2009.
12:10	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10	Yassarnal Qur'an
13:40	Bangla Shomprochar
14:40	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 14th September 2003.
15:15	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class [R]
16:15	Question and Answer Session [R]
17:20	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th December 2009.
20:35	MTA International News
21:20	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Khuddam) class [R]
22:25	Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Wednesday 9th December 2009

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:55	Liqa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th November 1995.
02:00	Learning Arabic
02:15	Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
03:10	MTA World News
03:30	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
04:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th November 1998.
05:25	Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 14th September 2003.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 28th January 2007.
07:30	Homeopathy and its Miracles
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th November 1998.
09:05	Indonesian Service
10:05	Swahili Service
11:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
11:45	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1985.
13:15	Bangla Shomprochar
14:20	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on 22nd August 2004.
15:35	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
16:30	Question and Answer Session [R]
17:30	MTA World News
17:45	Dars-e-Hadith
18:05	Arabic Service
19:10	Liqa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th December 1995.
20:10	Homeopathy and its Miracles [R]
20:45	Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Nasirat) class [R]
21:35	Jalsa Salana Germany Address [R]
22:45	From the Archives [R]

Thursday 10th December 2009

00:25	MTA World News
00:45	Tilawat
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th December 1995.
02:00	MTA World News
02:15	From the Archives: rec. on 3rd May 1985.
03:50	Land of the Long White Cloud
04:15	Homeopathy and its Miracles
04:45	Jalsa Salana Germany Address
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Children's Class with Huzoor, recorded on 3rd February 2007.
07:55	Faith Matters
09:00	English Mulaqat: question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 16th June 1996.
10:00	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Jalsa Salana Qadian Address: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 27th December 2005.
13:55	Shotter Shondhane
15:00	Tarjamatul Qur'an Class: an in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1998.
16:05	Khilafat-e-Ahmadiyya
16:25	Yassarnal Qur'an
16:50	English Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40	Jalsa Salana Qadian Address [R]
23:30	Khilafat-e-Ahmadiyya [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 27 November, 2009 | Issue No. 48

بقیہ:حج کی عظیم عبادت اور فلسفہ
از صفحہ نمبر 13

جواب: ایام منیٰ چار ہیں۔ ماہ ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ۔ دسویں تاریخ میں حسب ذیل کام ہیں۔ اول جمرۃ العقبہ کو سات کنکر پھینکنا۔ ہر ایک کنکر کے ساتھ سات تکبیر کہنی۔ جب سے احرام باندھا ہے تب سے حاجی کا لبیک کا ذکر کرنا ایک خاص کام تھا۔ جب جمرۃ العقبہ کو کنکر مارنا شروع کرے تو لبیک کہنا ختم ہو جاتا ہے۔ رمی سے فارغ ہو کر قربانی کرے۔ پھر حجامت بنوائے۔ سر کا منڈوانا، کترانے سے افضل ہے۔ پھر بیت اللہ میں جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر پہلے اس کو طواف کا موقع نہیں ملا تو صفا اور مروہ کا طواف بھی کرے۔ یہ طواف فرض ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ اس کو طواف افاضہ اور طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔ پھر منیٰ میں واپس آئے۔ عید کی نماز حاجی پر حالت حج میں واجب نہیں۔

گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ منیٰ میں رہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ سوائے رمی الجمار کے منیٰ میں حاجی کا کوئی خاص کام نہیں۔ سوائے اس کے کہ سات سات کنکر تینوں ٹیلوں پر پھینکے۔ اس رمی کا وقت زوال کے بعد ہے۔ تیرہویں تاریخ کو منیٰ سے روانہ ہو اور بیت اللہ کا طواف کرے اس کو طواف الوداع کہتے ہیں۔ جب طواف کی دو رکعت نفل پڑھ چکے، جو کہ طواف کے بعد لازم تر ہے تو پھر حاجی فارغ ہے جہاں چاہے جائے۔

سوال: حج کرنے والی عورت کے بھی یہی احکام ہیں یا حج کے معاملہ میں عورت کے احکام اور ہیں؟

جواب: عورت کے بھی یہی احکام ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔ صرف تین مسئلوں میں عورت مرد سے الگ ہے۔ (1) عورت کے ساتھ حج کے سفر میں اس کا خاوند یا اور محرم ہونا چاہئے۔ (2) عورت کو وہی لباس رکھنا چاہئے جو وہ پہنتی ہے۔ صرف دستانے اور نقاب اور خوشبو لگانا اس کے لئے جائز نہیں۔ (3) اگر اثنائے حج میں اسے حیض آ جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتی۔ پس اگر دسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کا طواف جو کہ فرض ہے، اگر حیض کی وجہ سے نہ کر سکے تو اسے وہیں ٹھہرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو اور طواف کرے اور اگر اس دن کا طواف کر لیا ہو اور پھر تیرہویں تاریخ کے طواف میں پاک نہ ہو تو یہ طواف اسے معاف ہے۔

سوال: حج تمتع، مفرد، عمرہ اور قران میں کیا فرق ہے اور ان کی کیا کیا تعریفیں ہیں؟

جواب: حج مفرد کے معنی ہیں اکیلا حج۔ جس کی کیفیت بیان ہو چکی ہے۔

عمرہ

اصل معنی ہیں زیارت کرنا اور اصطلاح شریعت میں عمرہ یہ ہے کہ میقات سے مذکورہ بالا صورت کے مطابق احرام باندھے اور انہی احکام کو پورا کرے جو بیان کئے گئے ہیں۔ جب صفا اور مروہ کے طواف سے فارغ ہو تو عمرہ سے فارغ ہو گیا۔ احرام کھول دے اور سر کی حجامت کرا لے۔ اگر قربانی کرنی چاہے تو کرے۔ عمرہ کے لئے سال میں کوئی دن یا مہینہ مقرر نہیں جب چاہے کرے۔

حج تمتع

یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور دل میں یہ نیت ہو کہ عمرہ کر کے مکہ معظّمہ میں ہی ٹھہروں گا، یہاں تک کہ حج کروں۔ تمتع کی نیت کرنے والا، بیت اللہ میں پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرے، پھر صفا اور مروہ کا، پھر احرام کھول دے۔ پھر اس کے لئے وہ سب چیزیں حلال ہوں گی جو غیر محرم کے لئے حلال ہیں۔ یعنی عورت کے پاس جانا۔ کپڑے معتاد پہننے، خوشبو لگانا، حجامت کرانا۔

پھر جب آٹھویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کی آوے، تو مکہ شریف سے احرام باندھ کر پھر منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں جائے۔ یعنی وہی کام کرے جن کا بیان حج میں ہو چکا ہے۔ اس شخص پر قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی نہ مل سکے تو تین دن کے روزے مکہ میں رکھے اور سات روزے جب وہ واپس گھر میں آوے۔

حج قران

یہ ہے کہ میقات سے احرام باندھتے وقت حج اور عمرے دونوں کی نیت کرے۔ جب بیت اللہ میں آوے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کا طواف کرے۔ بعض کے نزدیک دو دفعہ اس کو طواف بیت اللہ اور صفا مروہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد احرام کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حج سے فارغ ہو۔ اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی نہ مل سکے تو تین روزے مکہ میں اور سات روزے گھر میں واپس آ کر رکھے جیسا کہ تمتع میں کہا گیا۔

سوال: جو میقات احرام کے بیان کئے گئے ہیں وہ تو ان لوگوں کے لئے ہیں جو مکہ میں دور سے آویں۔ لیکن جو میقات کے اندر رہنے والے ہیں، جیسے مکہ والے اور اس کے گرد و نواح کے رہنے والے، وہ احرام کہاں سے باندھیں؟

جواب: میقات مذکورہ تو باہر سے آنے والوں کے لئے ہیں۔ لیکن جو ان حدود کے اندر آباد ہوں ان کا میقات ان کا گھر ہے۔ وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے باندھیں لیکن مکہ والوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ عمرہ کا احرام موضع تنعیم سے باندھیں جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

سوال: متوفی کی طرف سے اور معذور کی طرف سے حج کسی دوسرے شخص کے ذریعہ کرایا جا سکتا ہے؟

جواب: جو شخص فوت ہو جائے اس حال میں کہ اس کا ارادہ حج کا تھا اور سامان حج بھی اس کے لئے میسر تھے، اس کی طرف سے ضرور حج کرانا چاہئے اور جو شخص فوت ہوا اور اس کا ارادہ حج معلوم نہ ہوا گر اس کی طرف سے بھی حج کرایا جاوے تو اسے حج کا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص معذور ہو اس کی طرف سے حج کرایا جا سکتا ہے۔

حج کی برکات میں ایک یہ تعلیم ہے جو کہ اس کے ارکان سے حاصل ہوتی ہے کہ انسان سادگی اختیار کرے اور تکلف کو چھوڑ دے۔ اس کے ارکان تکبر، بڑائی کے دشمن ہیں۔ دور دراز کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے احباب اور اقارب چھوٹتے ہیں، سستی اور نفس پروری کا استیصال ہوتا ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص بیت اللہ کی طرف با ارادہ حج یا عمرہ یا تمتع یا قران جائے پھر راستے میں بہ سبب مرض یا دشمن کے روکا جاوے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر وہ احرام باندھنے سے پہلے میقات سے ورے ہی روک لیا گیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔ آئندہ جب اسے توفیق ملے پھر اپنے ارادہ کو پورا کرے۔ لیکن اگر میقات کے اندر احرام کی حالت میں روکا جائے تو اسے چاہئے کہ ایک قربانی تیار کرے۔ پھر اگر اس کے ہمراہیوں میں سے کوئی مکہ میں جا سکتا ہو، اس پر رکاوٹ نہ ہو تو اس کے ہاتھ اپنی قربانی روانہ کرے اور اس کے ساتھ ایک دن ٹھہرائے کہ اس دن وہ اس کی قربانی مکہ میں ذبح کرے اور احرام میں رہے یہاں تک کہ قربانی ذبح کی جاوے۔ پھر اس کے بعد احرام کھول دے اور اپنے گھر واپس آ جائے اور اگر یہ قربانی کو آگے روانہ نہ کر سکے، تو وہیں ذبح کر دے اور احرام کھول دے۔ پھر آئندہ سال حج یا عمرہ جس کا ارادہ تھا وہ کرے۔

سوال: جو باتیں مُحْرِم کے لئے جائز نہیں، اگر ان کا مرتکب ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اپنی عورت سے جماع کرے پیشتر اس کے کہ عرفات سے واپس آوے تو اسے حج پورا کرنا چاہئے لیکن یہ حج اس کو فرض حج سے سبکدوش نہیں کرے گا۔ آئندہ سال پھر سے حج کرنا پڑے گا اور اگر عرفات سے واپس آئے اور منیٰ میں پہنچے اور طواف افاضہ سے پہلے یہ حرکت کرے تو اس کا حج ہو جائے گا۔ بشرطیکہ ایک اونٹ کی قربانی کرے اور جو شخص سر منڈوائے تو اسے تین فدیوں میں سے کوئی ایک ادا کرنا چاہئے۔ (1) تین دن کے روزے۔ (2) چھ مسکینوں کا کھانا۔ (3) یا ایک قربانی بکرے یا مینڈھے کی۔

اس کے علاوہ اگر کوئی اور کام کرے۔ مثلاً خوشبو لگائے یا جوئیں صاف کرے یا سلا ہوا کپڑا پہن لے تو اسے دو عادل مسلمانوں سے فتویٰ پوچھ کر اس پر عمل کرنا چاہئے۔

سوال: مکہ کے تبرکات کیا ہیں اور ان سے کس طرح برکت حاصل کرنی چاہئے؟

جواب: ایک تبرک ملتزم ہے، یعنی طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کے کونے سے دروازے تک اور دروازے سے حطیم تک جو دیوار ہے اس کے ساتھ لپٹ کر دعا کرنی چاہئے اور اللہ کا ذکر کرنا۔ لپٹنے میں پیٹ اور سینہ اور چہرے کا کوئی حصہ اور ہر دو بازو دیوار کے ساتھ لگنے چاہئیں۔

دوسرا تبرک زمزم کا پانی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا پانی کھڑے ہو کر پیا اور آپ نے فرمایا جو اس کا پانی سیر ہو کر پیئے وہ بھی ہمارے ساتھ تعلق رکھنے کے لائق نہیں۔

تیسرا غار حرا اور غار ثور کی زیارت۔ غار حرا وہ غار ہے جہاں آنحضرت ﷺ نبوت سے پہلے بیٹھ کر عبادت کرتے رہے اور غار ثور وہ غار ہے کہ جس میں ہجرت کے وقت آپ ﷺ تین دن اور تین راتیں ٹھہرے تا کفار سے پوشیدہ رہیں، جہاں مکڑی نے جالا تنا۔

پھر مکّہ کی تمام گلیاں اور میدان ہیں جہاں آنحضرت ﷺ پھرے۔

چوتھے سب سے بڑھ کر خود مسجد الحرام ہے جہاں ایک نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں کی نسبت لاکھ نماز کا ثواب ہے۔

پانچویں شعب ابی طالب جہاں بنو ہاشم کو تین سال تک رہنا پڑا۔ اس لئے کہ مکہ والوں نے ان سے بائیکاٹ کیا تھا اور بڑی مصیبت کے دن وہاں کٹے تھے۔

(فقہ احمدیہ از حضرت حافظ روشن علی صاحب ص87 تا96)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

خود نیک بنو تا کہ اولاد نیک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انسان کے نطفہ میں عادات، اخلاق، کمالات کا اثر ہوتا ہے۔ والدین کے ایک ایک برس کے خیالات کا اثر ان کی اولاد پر ہوتا ہے۔ جتنی بداخلاقیاں بچوں میں ہوتی ہیں وہ والدین کے اخلاق کا عکس اور اثر ہوتا ہے۔ کبھی ہم نشینوں اور ملنے والوں کے خیالات کا اثر بھی والدین کے واسطے سے پڑتا ہے۔ پس خود نیک بنو اخلاق فاضلہ حاصل کرو تا تمہاری اولاد نیک ہو۔ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ میں یہی تمہید ہے۔ اولاد والدین کے اخلاق اعمال عقائد کا آئینہ ہوتی ہے۔

(الحکم 17/ اکتوبر 1903ء صفحہ 3)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد